Downloaded From Paksociety.com

منی ناول

زندگی خاک نہ تھی

شیریں حیدر

پانچواں حصہ

دروازہ کسی نے کھٹکھٹایا تھا...... یا میں نے خواب میں سنا تھا، میں نے دوسرے بیڈ پر سوئے ہوئے کاشف کو دیکھا، وہ رات دیر تک دوستوں کے ساتھ تاش کی بازی جما کر لوٹا تھا، مجھے معلوم نہیں کہ وہ کتنے بجے آیا تھا۔

''کاشی!'' میں نے اسے پکارا مگر اس کی طرف سے خراٹوں میں جواب آیا، دروازے پر پھر دستک ہوئی، دستک کی آواز اتنی مدھم تھی مگر میں نے ہمت کر کے اٹھ کر دروازہ کھولا۔

''کون ہے، کیا بات ہے؟'' میں نے پوچھا۔

''سر میں کلیم!'' اس نے مسکرا کر تعارف کروایا۔ ''آپ سے فون پر بات ہوئی تھی ناں سر!''

''تو؟'' میں نے جماہی روکنے کی ناکام کوشش کی۔

''وہ بات ادھوری ہی رہ گئی تھی سر...... کسی کسٹمر

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

کے آ جانے کی وجہ سے، میں آپ سے پوچھ رہا تھا کہ کس طرح کا مال پسند کریں گے آپ...... لوکل بھی ہے، کوئی نہ کوئی ولایتی مال بھی مل جاتا ہے اور کال پر اچھا مال بھی دستیاب ہوتا ہے...... جیسا کہ آپ کے ماما جی ساتھ لے کر آتے ہیں۔''

''اچھا...... تو تم کلیم ہو!'' میں نے اپنے پیچھے دروازہ بند کیا اور باہر کاریڈور میں نکل آیا۔ ''تم تو اس سے بالکل مختلف ہو جیسا میں نے تم سے بات کرتے ہوئے تصور کیا تھا!'' حقیقت بھی یہی تھی کہ میں اس کے ''وہ بات'' کرنے کے انداز سے سمجھا کہ کوئی خرانٹ سا آدمی ہوگا مگر وہ تو بہ مشکل چوبیس، پچیس سال کا ایک دبلا پتلا اور معصوم صورت لڑکا تھا۔

''آپ نے کیا تصور کیا تھا سر......'' وہ پوچھ رہا تھا۔

''جو بھی سمجھا تھا مگر تم میرے تصور سے بڑھ کر اسمارٹ ہو۔''

''بہت شکریہ سر......''

''بات یہ ہے یار کہ اس بار تو میں اپنے دوست کے ساتھ ہوں...... ایک کمرے میں...تو تمہاری اس اچھی آفر کو میں کسی اور وقت کے لیے اٹھا رکھتا ہوں۔'' میں نے آہستگی سے کہا۔

''کوئی مسئلہ نہیں سر...... علیحدہ کمرے کا بندوبست بھی میرا ہوگا، سارے، کمرے بک تھوڑی ہوتے ہیں، خالی کمرے اسی لیے ہوتے ہیں ناں اور ان کا کوئی علیحدہ سے کرایہ بھی نہیں دینا پڑے گا آپ کو۔'' اس نے میرے مسئلے کا حل بتایا۔

''پھر سہی یار......'' میں نے دل ہی دل میں زچ ہوتے ہوئے کہا مگر اسے صاف انکار کر کے میرا مقصد نہ حاصل ہوتا۔ ''مجھے اپنا ذاتی موبائل نمبر دے دو تم، اگلی بار میں آنے سے پہلے تم سے رابطہ کروں گا۔''

''ٹھیک ہے سر......'' اس نے مایوسی سے کہا، اپنا کارڈ جیب سے نکال کر میری طرف بڑھایا، میں نے کارڈ لیتے وقت ہزار روپے کا ایک نوٹ اس کے ہاتھ میں منتقل کیا، اسے لیتے ہوئے وہ ہچکچایا۔

''کوئی بات نہیں یار...... لے لو، اسے میری طرف سے ایڈوانس ہی سمجھ لو، کہا ناں اگلی بار آؤں گا تو!'' اس نے نوٹ لے کر جیب میں ڈالا۔

''یہ ماموں کیا پہلی بار آئے ہیں یہاں؟'' میں نے تاک کر سوال کیا۔

''نہیں سر...... آتے رہتے ہیں، یہ تو ہمارے بڑے مستقل گاہک ہیں، ہوٹل کے بھی اور ہمارے بھی۔'' اس نے جوش سے کہا۔ ''ہمارے کچھ ساتھی بڑے شہروں سے بھی ہمارے ساتھ رابطے میں رہتے ہیں اور جس نوعیت کا گاہک ہو اسی نوعیت کا مال ہم منگوا کر پہلے سے رکھتے ہیں مگر یہ والی میڈم...... یہ ہمارے ذریعے نہیں آئیں، یہ بہت اونچا مال ہے، صاحب خود ہی لے کر آئے ہیں۔'' وہ رکا۔ ''ویسے وہ واقعی آپ کے ماما جی ہیں ناں سر...... کہیں آپ میڈیا کے کوئی آدمی تو نہیں ہو؟'' اس نے اپنا خدشہ پھر دہرایا۔

''تم سے جھوٹ کیوں بولوں گا یار......'' میں نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔ ''مگر تم تو جانتے ہو کہ جن کے پاس پیسہ ہوتا ہے وہ اس طرح کی عیاشیوں میں پڑ ہی جاتے ہیں، بس مجھے علم نہیں تھا کہ میرے ماموں بھی ایسے ہی ہیں......'' جانے کیوں حقیقت میرے منہ سے نکل گئی حالانکہ اس سے قبل ماموں کے لیپ ٹاپ سے مجھے اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ کس کس قسم کی لت میں مبتلا تھے۔

''سر......'' اس کی آواز میں لرزش تھی۔ ''سر میرے راز کے بارے میں کسی کو علم نہ ہو اور نہ ہی آپ کے ماموں کو علم ہو کہ میں نے ان کے بارے میں آپ کو کچھ بتایا ہے......''

''ایک شرط پر!''

''جی؟'' اس نے حیرت سے پوچھا۔

''ماموں کو بھی علم نہ ہو کہ میں نے تم سے کچھ پوچھا ہے۔'' میں نے اس سے وعدہ لیا۔

اس نے باچھیں پھیلا کر ہنس کر وعدہ کیا، میں کمرے میں لوٹا تو کاشف بدستور سو رہا تھا۔

☆☆☆

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
READING Section

ناہید آپی نے جانے سے قبل ایک سادہ سی تقریب میں نکاح اور رخصتی کا مطالبہ کر دیا تھا، اس لیے مجھے بہت تھوڑے وقت میں تیاری کرنا تھی۔ ناہید آپی تاریخ مقرر کرنے ہی کے سلسلے میں آئی تھیں، ان کے ساتھ ان کے دیور سجاد بھی تھے۔ خالہ کی وفات کے لیے مما کی طرف افسوس کرنے کے لیے بھی جانا تھا، ناہید آپی، نبیل اور عمر کے ساتھ میں بھی تھی، سجاد بھائی کو کہاں اکیلے گھر پر چھوڑتے سو عمر نے انہیں بھی ساتھ ہی لے لیا۔ راستے میں..... عمر نے گاڑی روک کر کچھ سامان مما کے لیے لیا، عمر کبھی کسی کے ہاں خالی ہاتھ نہیں جاتے تھے۔

''مگر عمر ہم تو افسوس کے لیے جا رہے ہیں۔'' میں نے دبے الفاظ میں انہیں سمجھانے کی کوشش کی۔

''افسوس کرنے کے لیے صرف آپی جا رہی ہیں، ہم تو ملتان سے ہو آئے تھے نیلم!'' انہوں نے میرا احتجاج مسترد کر دیا۔

''کیا فرق پڑ جاتا ہے نیلم ایسی چھوٹی، چھوٹی چیزوں سے.....'' آپی نے بھی رسان سے کہا تو میں خاموش ہو گئی''۔ ایسی ہی چھوٹی، چھوٹی پیاری چیزیں ہیں ہماری معاشرت کی جن کی کمی بیرون ملک میں بہت محسوس ہوتی ہے..... حالانکہ ہمارے خاندان میں کوشش کر کے ان روایات کو بیرونِ ملک میں بھی زندہ رکھا گیا ہے..... مگر ہمیں علم ہے کہ ہماری اگلی نسل ان چیزوں کو بھول جائے گی، اسی لیے ہم سب سوچتے ہیں کہ بہویں پاکستان سے لے کر جائیں تاکہ اگلی نسل کو کچھ تو اپنے ملک، مذہب اور معاشرت کا علم ہو'' آپی کہہ رہی تھیں۔

''نئی نسل کا تعلق تو آپ اس ملک سے تب قائم رکھنا چاہیں جب خود آپ لوگوں نے اس ملک سے اپنا تعلق قائم رکھا ہو.....'' عمر نے ہنس کر کہا۔ ''چھوڑیں آپی، اپنے بچوں کو اس کا پابند نہ کریں، کسی اور ملک میں رہ کر ممکن ہی نہیں کہ آپ اپنی اگلی نسل کو اپنے اصلی ملک سے محبت کرنے والا بنا سکیں۔''

''ہماری تو مجبوریاں ہیں عمر.....''

''آپ کے بچوں کی مجبوریاں آپ سے کہیں بڑھ کر ہوں گی آپی..... اور پھر ان کا تو خمیر بھی آپ کی طرح اس مٹی سے نہیں اٹھا۔ آپی جو کام آپ عمر بھر خود نہ کر سکیں، اس کی اپنے بچوں سے توقع مت کریں..... آپ دونوں میاں بیوی یہاں پیدا ہوئے، یہیں پلے بڑھے، بھائی صاحب پڑھ لکھ کر اعلیٰ تعلیم کے لیے گئے اور وہیں کے ہو گئے، آپ بیاہ کر گئیں اور آپ کو بھی اس ملک نے جکڑ لیا، اولاد اور ملازمتیں مجبوریاں بن جاتی ہیں، آپ لوگ مجبوریوں کی اس قید سے رہائی نہ پا سکے، آپ اپنے ملک کو لوٹ کر نہ آ سکے تو ان بچوں سے تو توقع نہ کریں جو پیدا بھی وہیں ہوئے، پلے بڑھے بھی اور اب ہر لحاظ سے اسی نظام کا حصہ ہیں.....'' عمر نے اچھی خاصی تقریر کر ڈالی۔

''بیلی وہاں جائے گی تو کیا اس کے دل میں پاکستان آنے کی تڑپ نہیں ہو گی؟'' آپی نے سوال کیا۔

''اس کے دل میں تو ہو گی مگر نبیل اس کے ساتھ آیا تو بادلِ ناخواستہ آئے گا یا اسے تنہا ہی بھیجے گا..... اسی طرح، جس طرح آپ آتی ہیں اکیلی کیونکہ بھائی صاحب کا تقریباً سارا خاندان وہیں ہے..... آپ بھی تب تک آئیں گی جب تک آپ کو اپنے بچوں کے لیے پاکستان میں رشتے ڈھونڈنا ہیں..... یا جب تک اماں کا وجود ہے، اسی طرح بیلی بھی تبھی تک آئے گی جب تک میں زندہ ہوں..... میرے بعد اس کے لیے بھی اپنے ملک میں کشش ختم ہو جائے گی۔'' عمر نے افسردگی سے کہا۔

''کیسی باتیں کر رہے ہو تم عمر.....'' آپی جھٹ سے بولیں۔ ''اللہ تمہیں سلامت رکھے اور بیلی کا تو پورا بھرا پُرا میکا ہے، اس کی ماں اور اس کے بھائی! مجھے معلوم ہے کہ وہ چاہے کبھی ان زنجیروں سے نکل کر واپس نہ آ سکے مگر وہ میری اگلی نسل کے دلوں میں اپنے ملک کی محبت کا پودا ضرور لگائے گی۔''

''آپ کی اگلی نسل کا ملک تو وہی ہو گا آپی!'' عمر نے ہنس کر کہا۔ مما کا گھر آ گیا تھا سو اس موضوع پر گفتگو

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

وہیں ختم ہوگئی...... تین چار گھنٹے ہم وہاں بیٹھے کیونکہ سجاد بھائی اور عمر نے فاتحہ خوانی کے بعد مل کر خوب محفل کا رنگ جمایا تھا...... سیاست پر گرما گرم بحث کے لیے پاپا کو بہت عرصے کے بعد کوئی ملا تھا۔ واپسی پر اپنے گھر کے پورچ میں ہم گاڑی سے اترے، ناہید آپی اور نبیل اندر چلے گئے، عمر ابھی باہر ہی تھے، وہ گیٹ کی طرف چوکیدار سے کوئی بات کرنے گئے تھے......

''بھابی آپ سے کوئی ذاتی بات کرنا تھی مجھے......''

''مجھ سے؟'' میں نے حیرت سے پوچھا، مجھ سے تو ان کا سلام دعا سے زیادہ کا واسطہ بھی نہ تھا۔

''جی!'' انہوں نے کہا۔ ''اکیلے میں......''

''کیسے؟'' میں حیرت کے سمندر میں قلابے مار رہی تھی اور سوچ رہی تھی کہ جانے وہ کیا کہہ دیں۔

''یوں نہیں......'' انہوں نے سنجیدگی سے کہا۔ ''مجھے آپ سے علیحدگی میں بات کرنے کا موقع اور وقت چاہیے!'' وہ مجھے حیرت کے سمندر میں غوطہ زن چھوڑ کر اندر چلے گئے۔

☆☆☆

''السلام علیکم ماموں!'' میں نے عین ان کے سامنے اور ان کی ہمراہی کی پشت پر کھڑے ہو کر کہا تو ماموں سکتے میں چلے گئے، ان کی آنکھیں جھپک رہی تھیں، نہ ان کا منہ ہل رہا تھا جس میں انہوں نے نوالہ ڈالا تھا، ہاتھ بھی وہیں معلق ہو گئے تھے جہاں وہ نوالہ ڈالنے کے بعد ابھی نصف راستے میں تھے۔ انہیں موت کا فرشتہ نظر آجاتا تو اتنی حیرت میں مبتلا نہ ہوتے۔

''السلام علیکم آنٹی!'' میں نے ان کے سامنے آکر انہیں سلام کیا، انہوں نے سر ہلا کر اک ادائے بے نیازی سے جواب دیا، تب تک ماموں نوالہ نگل چکے تھے۔

''وعلیکم......'' انہوں نے آہستگی سے کہا۔ ''تم یہاں کہاں؟''

''یہی تو میں آپ سے پوچھنے والا تھا...... یہ کراچی تو نہیں ماموں۔'' میں نے تیر چلایا۔

''تم چلو سامی!'' انہوں نے اپنے ہاتھ سے کمرے کا کارڈ نکال کر ان خاتون کو دیا، جسے قریب سے دیکھنے پر مجھے اس کے چہرے پر میک اپ کی تہیں نظر آئیں، اتنی سویرے، سویرے میک اپ کر لیا تھا اس نے اور اس کا نام بھی بلبلوں جیسا تھا۔

''اوکے ڈیئر......'' انہوں نے ناشتا جاری رکھتے ہوئے کہا۔ ''تم بات کرو...... میں اپنا ناشتا کر رہی ہوں۔'' مجھے اندازہ ہے کہ تمہارا جھوٹ پکڑا گیا ہے، کوئی نئی بات نہیں میرے لیے، اس طرح کی صورتِ حال ہو جاتی ہے کبھی کبھار......''

''سامی......'' ماموں کے لہجے میں ذرا سختی تھی۔

''سنو دانی......'' اس نے چھری ہاتھ میں پکڑ کر ماموں کو مخاطب کیا۔ ''تمہارا جھوٹ پکڑا گیا ہے اور مجھے معلوم ہے کہ اس کے بعد تم مجھے ملنے والے نہیں ہو...... کم از کم میرا حساب چکتا کرو اور پھر بیٹھ کر اپنے بھانجے سے جو بات کرنی ہے کرلو۔''

ماموں کے چہرے کے ہر مسام سے پسینہ پھوٹ پڑا، وہ بے بسی سے مجھے دیکھنے لگے، میں دل میں کڑھ رہا تھا کہ اس مقام تک گر گئے ہیں ماموں...... گلی گلی میں منہ مارنے والی عورتوں کو ممانی پر ترجیح دیتے ہیں۔

''تم چلو احمد......'' ماموں نے ملتجی لہجے میں کہا۔

''مجھے پانچ منٹ دے دو۔'' میں نے انہیں اتنا بے بس کبھی نہیں دیکھا تھا، میں کسی کو بتاتا کہ ماموں اس طرح کی حرکتوں میں ملوث ہیں تو کوئی یقین بھی نہ کرتا، اسی لیے میں نے ان کے ہوٹل میں قیام کے رجسٹر، ان کے کمرے کی بکنگ، ان کی اور اس خاتون کی کمرے سے نکلتے ہوئے اور کئی اور مواقع کی اکٹھے تصاویر بھی خفیہ طور پر اپنے فون کے کیمرے سے بنائی تھیں۔ میں آگے جا کر ایک اور میز کے گرد رکھی دو کرسیوں میں سے ایک پر بیٹھ گیا، اس طرح کہ ان کی میز مجھ سے قریب بھی تھی اور نظر کے سامنے بھی، فون کے کیمرے سے میں نے ان کے درمیان معاملات طے پانے اور رقم کی ادائیگی کے مرحلے کی تصاویر بھی چوری چھپے بنالی تھیں۔

''کیا ہے یہ سب ماموں؟'' میں نے انہیں سوال

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

کی زد پر لیا۔" اتنا بڑا دھوکا، اتنا ناقابلِ معافی جرم......''

''کیا ہو گیا ہے یار...... میری بزنس پارٹنر ہے وہ، کسی کاروباری معاملے پر اختلاف چل رہا تھا، کراچی میں ہی ملنا تھا اس سے مگر میرے ائیر پورٹ پہنچنے سے پہلے ہی اس کی کال آگئی کہ یہاں ہے یہ... ادر'' انہوں نے ماتھے سے پسینہ پونچھا، ان کی کہانی میں کتنے سقم تھے اور یوں بھی ایسی سرد جگہ پر صرف جھوٹ بولتے ہوئے ہی پسینہ آسکتا ہے۔''مجھے یہاں آنا پڑ گیا!''

''مگر آپ تو ابھی تک گھر پر سب کو یہی بتا رہے ہیں کہ آپ کراچی میں ہیں......'' میں نے ان کا جھوٹ انہیں بتایا۔

''وہ...... اگر یہاں کا کہوں تو دس طرح کی تفصیل دینا پڑتی ہے یار......'' ماموں نے اپنی طرف سے ہلکے پھلکے انداز میں کہا۔

''مگر یہ کون سا کاروبار ہے جس کی پارٹنر کے ساتھ آپ کو چار راتیں ایک ہی کمرے میں قیام بھی کرنا پڑتا ہے اور پھر ان چار راتوں کا معاوضہ دے کر فارغ بھی کرنا پڑتا ہے؟'' ماموں ابھی تک، شاید مجھے دس بارہ سال کا لڑکا سمجھ رہے تھے۔''مجھے بھی تو علم ہو ماموں! آپ کا کوئی بیٹا نہیں ہے...... کل کلاں کو ممکن ہے کہ مجھے ہی آپ کے اس کاروبار کی باگ ڈور سنبھالنا پڑے اور اسی طرح کی عورتوں سے اسی طرح معاملات طے کرنا پڑیں، آپ تو ممانی کو جھوٹ سچ بتا سکتے ہیں مگر آپ کی بیٹی اتنی سادہ نہیں...... وہ تو میری کال سے میری لوکیشن چیک کرلیا کرے گی، اسے تو ذرا سا شک... پڑ گیا تو اگلی پرواز لے کر میرے پیچھے آجائے گی۔ پھر مجھے وہ اپنی کسی کاروباری ساجھے دار کے ساتھ ہوٹل کے ایک ہی کمرے میں دیکھے گی تو...... آپ کو تو علم ہے ماموں، وہ ایک لمحہ میرے پاس نہیں رکے گی۔''

''کس طرح کی بکواس کر رہے ہو تم؟'' ماموں دانت پیس کر بولے۔

''میں کروں تو بکواس...... آپ کر رہے ہیں تو کاروبار......''

''دیکھو...... احمد!'' انہوں نے اپنے لہجے پر قابو پایا۔'' تم نہیں سمجھو گے، اس میں میرا کوئی قصور نہیں ہے، حالات ہی ایسے بن گئے ہیں......''

''کس چیز کے حالات ماموں؟'' میں نے حیرت سے پوچھا۔

''تمہاری ممانی، اب مکمل ماں بن گئی ہے، بیوی نہیں رہی...... وہ مجھے نظر انداز کرتی ہے، ہفتوں اسے علم نہیں ہوتا کہ میں بھی اسی کمرے میں ہوتا ہوں جس میں وہ ہوتی ہے...... اس کی مصروفیات اب بہت مختلف ہو گئی ہیں، اپنی بیٹیوں کے بعد اب ان کے بچوں کے مسائل میں الجھی ہوئی وہ عورت...... مجھے مطمئن نہیں کر پاتی، اس لیے کبھی کبھار...... دل بہلانے کو کبھی منہ کا ذائقہ بدلنے...... مرد کو اتنی چھوٹ کی ضرورت ہوتی ہے، جب بہت فرسٹریشن ہو جاتی ہے تو......''

''خدا کے لیے ماموں......'' میں نے غصے سے کہا۔'' جن بیٹیوں کے مسائل میں الجھ کر ممانی آپ کو بھلا بیٹھی ہیں بقول آپ کے...... وہ آپ کی بھی بیٹیاں ہیں، اگر آپ نے ممانی کا ساتھ دینے کے بجائے اپنے لیے چور راستے تلاش کر لیے ہیں تو...... پھر تو عورت کو بھی پورا حق حاصل ہے ناں کہ وہ اپنی تنہائی اور مسائل شیئر کرنے کے لیے بے پروا خاوند کا نعم البدل تلاش کر لے......''

''کچھ شرم کرو احمد......'' انہوں نے غصے سے کہا۔

''کچھ حیا ہے تمہیں، میں مرد ہوں، وہ عورت ہے۔''

''افسوس ہو رہا ہے کہ آپ مرد ہیں، ماموں آپ گناہ کی دلدل میں سر تا پا دھنسے ہوئے ہیں...... اپنے کیے پر آپ کو ندامت بھی نہیں......''

''تم میرے بھانجے ہو احمد اور میرے ہونے والے داماد، مجھے سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ تمہیں اس عورت سے اتنی ہمدردی کیوں ہو رہی ہے جو اس خاندان سے ہے بھی نہیں۔'' انہوں نے مجھے گھورا۔

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

''وہ عورت اس خاندان سے ہو یا نہ ہو ماموں، یہ خاندان اس عورت سے ہے...... مجھے یہ کہتے ہوئے دکھ ہو رہا ہے کہ وہ جتنی اچھی، باحیا، وفادار، باکردار اور خاندان کا خیال کرنے والی ہیں...... وہ کسی انتہائی شریف شوہر کی مستحق تھیں۔'' میں نے ایک، ایک لفظ پر زور دے کر کہا۔

''تمہیں یہ بات اپنے باپ کی عمر کے ماموں کو کہتے ہوئے شرم آنی چاہیے......''

''مجھے تو آپ کو اپنا ماموں کہتے ہوئے زیادہ شرم آرہی ہے......''

''کیا؟'' وہ تقریباً چیخے، اس ہال میں اس سے زیادہ بلند آواز سے بات نہیں کی جاسکتی تھی۔ ''ایک ذرا سی غلطی کا تمہیں کیا علم ہوا تم مجھے ماموں سمجھنے سے انکاری ہو گئے ہو۔''

''یہ ذرا سی بات نہیں ہے ماموں......'' میں نے کہا، میری آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ ''مجھے یہ جان کر دکھ ہوا اور روزِ قیامت آپ کے انجام کو سوچ کر اس سے زیادہ دکھ ہوتا ہے...... سامی تو ایک ہے جس کے ساتھ آپ جانے کب، کب اور کہاں، کہاں رنگ رلیاں مناتے رہے ہیں......'' میں رکا۔ ''فاخرہ، کشش، نبیلہ، انعم، راحیلہ، شگفتہ، سعیدہ، ملاحت، تمکین......اور جانے کون، کون سے نام ہیں جن سے آپ نہ صرف بے ہودہ چیٹ (chat) کرتے ہیں بلکہ آپ کی ان سب سے ملاقاتیں بھی ہوتی ہیں...... آپ کے دفتر میں نصف سے زائد ایسی سیکرٹری رہ چکی ہیں جن سے جی بھر جاتا ہے تو آپ نئی لے آتے ہیں، دن میں بھی آپ دھڑلے سے اپنے شہر میں ہوٹلوں میں نت نئی عورتوں کے ساتھ جا، جا کر رہتے ہیں اور بہانے کر کے راتوں کو بھی...... ملتان میں آپ کا کوئی کاروبار نہیں ہے...... وہاں بھی آپ اسی طرح کے کاموں کے لیے جاتے ہوں گے...... آپ ایسی عورتوں کے گھروں پر بھی جاتے ہیں۔ جن کے شوہر ایک دو دن کے لیے گھر سے یا شہر سے باہر ہوتے ہیں!'' ماموں کے چہرے کا کوئی رنگ نہ رہا تھا، ان کی آنکھوں سے خوف ابل رہا تھا۔ ''کہیں تو کچھ اور بھی بتاؤں؟''

''تم کیا میری جاسوسی کرتے پھر رہے ہو؟'' جب بولے تو یہی بات ان کے منہ سے نکل سکی۔

''مجھے آپ کی جاسوسی کرنے کی کوئی ضرورت ہے، نہ شوق اور نہ ہی میرے پاس وقت......'' میں نے غصے سے کہا، اپنی انگلی سے انگوٹھی اتاری، ان کے ہاتھ کے پاس رکھی۔ ''مجھے آپ جیسے زانی شخص کا داماد بننے کا کوئی شوق نہیں ماموں...... باپ اتنا بدکردار ہے تو بیٹی جانے کیسی ہو گی...... ایک بیٹی نے پہلے ہی کسی لڑکے کے ساتھ خود ہی محبت کی شادی کی اور جانے اس کے اندر کیا عیب تھا کہ سال بھر بھی اس کی محبت کی شادی نہ چلی۔'' میں نے اٹھنے کے لیے کرسی گھسیٹی، ماموں بالکل خاموش تھے۔ ''کہیں مر تو نہیں گئے شرم سے؟'' میں نے سوچا۔ ''میں جا رہا ہوں ماموں...... اور دنیا بھر کو آپ کا یہ چہرہ دکھا کر ہی دم لوں گا۔''

''خدا کے لیے احمد...... یوں بدنام کر کے مجھے جیتے جی مت مارو۔'' وہ دونوں ہاتھ میرے سامنے باندھے ہوئے تھے، میرے اندر سے نفرت کی ایک شدید لہر اٹھی، کاش وہ یہ کہتے۔ 'میں توبہ کرتا ہوں احمد...... آئندہ ایسا نہیں ہو گا۔' میں نے کرسی کو ٹھوکر مار کر گرایا اور تیز، تیز قدموں سے چلتا ہوا ہال سے نکل گیا۔

☆☆☆

''آپ فکر نہ کریں آپی!'' وہ میرے گلے سے لگ کر سسک پڑی۔ ''آپ سے وعدہ کیا ہے ناں تو یہ خط کسی عدالت میں بھی نہیں دکھاؤں گی اور اگر مجھ پر سختی کی گئی تو کہہ دوں گی کہ چاچی کو خود میں۔نے...... زہر دے کر قتل کر دیا تھا۔''

''ارے نہیں پگلی، ایسی نوبت نہیں آئے گی۔'' میں نے اسے تھپکا اصل میں ممانے اس روز اس کی اور اس کے ابا کی بہت بے عزتی کی تھی، ان پر خالہ کے قتل کا الزام لگایا اور انہیں لالچی اور خود غرض اور جانے کیا، کیا کہا تھا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
RSPK.PAKSOCIETY.COM

''چاچی دنیا سے چلی گئی ہیں...... ان کا راز اب راز ہی رہے گا مگر ایک بار آپی، آپ اپنے پاپا کو یہ ضرور جتلائیں کہ انہوں نے چاچی کی زندگی برباد کردی تھی، ان کی معصومیت، ان کی سادگی کو زہر میں بدل دیا تھا انہوں نے، وہی زہر ان کی موت کا باعث بن گیا...... وہ ایسی سادہ تھیں کہ عمر بھر ان کے ہاتھوں کھلونا بنی رہیں۔''

''کروں گی ، ضرور کروں گی۔'' بے بسی، شرمندگی اور غصے سے میرے آنسو نکل پڑے، ایسا غصہ آرہا تھا اس وقت پاپا پر کہ وہ میرے سامنے ہوتے تو میں پھٹ پڑتی...... میں نے پہلے ہی سوچا تھا کہ انہیں احساس ضرور دلاؤں گی کہ انہوں نے کیا کچھ غلط کیا۔

''مجھ پر چاچی نے ایک بہت بڑا احسان کیا تھا آپی، مجھے ایک لڑکا پسند تھا اور گھر والے مجھے اپنے ایک جاہل دکاندار کزن سے بیاہنا چاہتے تھے مگر چاچی نے اس کی مخالفت کی اور ابا کو میرے حق میں منایا...... کہتی تھیں، میں نے ایک اور تانیہ کو جنم نہیں لینے دیا...... وہ اپنی شادی شدہ زندگی سے بہت ناخوش اور غیر مطمئن تھیں آپی...... انہوں نے اس خاندان کی کتنی ہی لڑکیوں کو حصولِ تعلیم کی طرف مائل کیا اور ان کے والدین سے مخالفتیں مول لے کر انہیں اپنے خرچ پر پڑھایا......''

''تم اپنا دل مما کی طرف سے برا نہ کرنا، مجھے ان کے کہے کی معافی دے دو اور اپنے ابا سے بھی کہنا کہ انہیں معاف کردیں۔'' میں نے اس کا ہاتھ تھام کر کہا۔

''ٹھیک ہے آپی!'' اس نے میرا ہاتھ عقیدت سے چوم لیا۔ ''اب اس کے بعد آپ یہاں کبھی نہیں آئیں گی ناں آپی!''

''ہوں......'' میرے حلق میں آنسوؤں کا گولہ اٹکا، واقعی یہ تو میں نے سوچا ہی نہ تھا۔ ''آؤں گی پیاری ایک بار...... تم اپنی شادی پر مجھے نہیں بلاؤ گی؟'' میں نے مسکرا کر کہا۔

''پکی بات ہے آپی؟'' اس نے جوش سے پوچھا۔

''تو اور کیا میں جھوٹ بولوں گی۔'' اس کے چہرے پر کئی چراغ جل اٹھے تھے۔

☆☆☆

''میں اپنے بیٹے کی قسم کھا کر کہتی ہوں کہ یہ سوٹ کیس میرا نہیں ہے......'' میں ہچکیوں سے رو رہی تھی اور مصطفیٰ مجھے دیکھ کر چلا، چلا کر رو رہا تھا، یوں رونا اس کے پھیپھڑوں کے لیے ٹھیک نہ تھا، میں نے اسے اپنے ساتھ لگا لیا، اسے تھپکا، میرا جسم لرز رہا تھا۔ ''مصطفیٰ...... میرا پیارا بیٹا، مما کی جان!'' میں نے اسے تھپکا۔

''پہلے آپ نے یہ سوٹ کیس خود وصول کیا، چند منٹ قبل آپ نے ان کیمروں کے سامنے تسلیم کیا کہ یہ سوٹ کیس آپ ہی کا ہے اور یہ کہ آپ ہوش و حواس میں تھیں۔'' وہ گویا ہوا...... ''صرف کرنسی ہی نہیں، ان کرنسی کی تہوں کے نیچے نشہ آور پاؤڈر بھی ہے...... رانیہ دانیال صاحبہ!''

''میں اس کا کوئی جواب نہیں دوں گی......'' مصطفیٰ کو اپنے ساتھ لگانے سے مجھے لگا کہ میرا ہوا میں معلق وجود طاقت پا گیا ہو اور میرے قدم زمین پر ٹک گئے ہوں۔ ''آپ مجھے کوئی وکیل بلا کر دیں، میں اس کے ذریعے خود پر لگائے گئے الزام کا دفاع کروں گی!'' میرے حواس لوٹنے لگے تھے اور مجھے اندازہ ہو رہا تھا کہ ڈرنے والا مرتا ہے۔

''الزام؟'' وہ ہنسا۔ ''کون سا الزام...... ابھی آپ نے تسلیم کیا ہے اس سوٹ کیس کی ملکیت کو......'' میں خاموش رہی۔ ''بولیں ناں......'' اس نے پھر اصرار کیا۔ ''کس بنیاد پر آپ کہہ سکتی ہیں کہ یہ الزام ہے...... آپ نے یہ بھی مانا تھا کہ یہ سوٹ کیس آپ نے خود یا ممکن ہے کہ اس کا کچھ حصہ آپ کے شوہر نے پیک کیا ہو......'' اس کی گفتگو جاری تھی اور میں خاموش۔ ''کہیں ایسا تو نہیں کہ آپ کا شوہر کسی گھناؤنے کاروبار میں ملوث ہو اور اس نے آپ کو پھنسانے کو ایسا کیا ہو...... کہیں اس نے آپ کو زبردستی تو نہیں بھیجا؟'' میں اس کا چہرہ دیکھ رہی تھی۔

واقعی...... عابد نے بھیجا تو مجھے زبردستی ہی تھا،

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

اچانک پروگرام بنا کر...... مالی حالات میں مسائل کے باوجود...... پھر اپنے کزن سے کہا تھا کہ وہ ائرپورٹ سے سیدھا مما کے ہاں پہنچا دے...... اور یہ بھی عابد کا ہی آئیڈیا تھا کہ مما کو اطلاع نہ دی جائے...... سوٹ کیس کچھ میں نے پیک کیا تھا کچھ عابد نے، کہیں ایسا تو نہیں کہ کسی ایسے وقت میں کہ جب میں گھر پر نہ تھی یا میں سو رہی تھی تو عابد نے اسے کھول کر اس میں یہ سب کچھ بھر دیا ہو؟ منفی خیالات کی یلغار سے میرا سر دکھنے لگا۔ ''مجھے چائے مل سکتی ہے پلیز؟'' میں نے بلجی لہجے میں کہا۔ ''میرا سر درد سے پھٹ رہا ہے...... ساتھ سر درد کی دو گولیاں۔''

''تم کسی فائیو اسٹار ہوٹل میں نہیں ہو میڈم......'' ایک آواز آئی۔ ''تم اس وقت کرنسی اور منشیات کی اسمگلر کے طور پر ہمارے سامنے کھڑی ہو۔''

''اسمگلر......'' میں بڑبڑائی تھی۔ ''میں؟'' میرا سر چکرا رہا تھا، مائیگرین کا حملہ شروع ہو چکا تھا، دنیا تاریک ہو رہی تھی۔ ''پلیز...... مجھے میرے پرس سے مائیگرین کی دوا دے دیں۔'' میں بڑبڑائی تھی مگر جانے کسی کو میرے الفاظ کا مفہوم سمجھ میں آیا تھا کہ نہیں، میرا دماغ غنودگی میں جا رہا تھا اور کانوں میں مصطفیٰ کے چیخ، چیخ کر رونے کی آوازیں۔ ''کوئی اسے چپ کرواؤ پلیز...... رونے سے اسے دورہ بھی پڑ سکتا ہے......'' میں بڑبڑا رہی تھی مگر اس حالت میں میری بڑبڑاہٹ ہمیشہ بے معنی سی ہوتی ہے۔

''اس طرح کے ملزموں کو کوئی دوا نہیں دی جا سکتی، خواہ وہ آپ کے اپنے ہی پرس میں کیوں نہ موجود ہو، کیا معلوم کہ مائیگرین کی گولیوں کی بوتل میں زہر رکھا ہوا ہو اور وہ کھا کر خود کو ختم کرنا چاہتے ہوں، جیسا کہ عام مجرم کرتے ہیں۔'' غنودگی میں مجھے یہ آخری آواز آئی تھی۔ عابد بتاتے ہیں کہ اس حالت میں، میں جو کچھ بول رہی ہوتی ہوں اس کی انہیں سمجھ نہیں آتی...... عابد...... ان کا خیال آتے ہی میرے اندر سے غم و غصے کی ایک لہر اٹھی۔

☆☆☆

''سفر کی تھکان تھی یا بازاروں میں ہر وقت خریداری کے لیے گھومنے کا نتیجہ کہ میری طبیعت گری، گری رہنے لگی، میں بے پروائی کرتی رہی اور ٹالتی رہی، کبھی کوئی دوا اور کبھی کوئی اپنے آپ لے لیتی۔ عمر تک کو نہ بتایا کہ طبیعت ناساز بھی ورنہ وہ اگلے ہی لمحے مجھے خود ڈاکٹر کے پاس لے جاتے، اتنا وقت کہاں تھا کہ ڈاکٹر کو دکھاتی، اس لیے بے پروائی کرتی رہی۔

کبھی کبھار سوچ آتی کہ سجاد بھائی نے جو بات کی تھی، شاید میں نے اس کا اتنا اثر لیا تھا مگر اس بات پر تو مجھے خوش ہونا چاہیے تھا...... عمر سے بھی بات کی تو انہوں نے سجاد بھائی کی تائید کی، ناہید آپی سے کہا تو انہوں نے کہا کہ یہی وہ بات تھی جو وہ مجھ سے منوانا چاہتی تھیں...... ان کا اپنا خیال تھا اور وہ سجاد سے بات کرنے کا موقع ڈھونڈ ہی رہی تھیں مگر اچھا ہوا کہ سجاد کے اپنے دل میں وہ بات آ گئی تھی۔

''آپ اتنی اچھی ہیں بھابی......'' انہوں نے اس روز کہا تھا۔ ''آپ کے والدین سے سرسری سی ملاقات تھی، کچھ خبر آپ کے میکے کے حالات کی بھابی ناہید سے مل جاتی ہے۔ کبھی کبھار جیسے کوئی اہم خبر!'' وہ رکے۔ ''مگر آج پہلی بار میں نے آپ کی بہن کو دیکھا ہے...... امید ہے کہ آپ برا نہیں منائیں گی اگر میں انتہائی جائز خواہش کا اظہار کروں کہ میں اس کے ساتھ نکاح کا خواہش مند ہوں......''

''کیا؟'' میرا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔ ''آپ فاطش سے شادی کرنا چاہتے ہیں؟''

''ہاں...... اس میں برا کیا ہے؟'' انہوں نے حیرت سے پوچھا۔

''آپ کو علم ہے کہ فاطش۔'' میں کہتے، کہتے رکی۔ ''طلاق یافتہ ہے اور اس کا ایک لگ بھگ چھ سال کا بیٹا بھی ہے۔''

''جانتا ہوں......'' انہوں نے مسکرا کر کہا۔ ''میں بھی طلاق یافتہ ہوں اور میری بھی ایک بیٹی ہے مگر وہ اپنی ماں کے پاس ہے...... بچے مائیں ہی پال سکتی ہیں،

Reading Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

میں اس کا خرچہ دیتا ہوں!''

''مگر فاطش کسی صورت نہیں مانے گی، نہ شادی کے لیے نہ اسود کو چھوڑنے کے لیے۔'' میں نے کہا۔

''میں نے کب کہا کہ اسے اسود کو چھوڑنا ہوگا۔'' انہوں نے سنجیدگی سے کہا۔ ''ہاں البتہ شادی کے لیے منانا ہی اہم مرحلہ ہے، اسی لیے آپ سے بات کر رہا ہوں، سب سے پہلے آپ سے...... اور اسے منانا پڑا تو جس، جس کی منتیں کرنا پڑیں، کروں گا......'' انہوں نے عزم سے کہا۔ ''جانتی ہیں کیوں؟'' سوال کیا گیا۔

''میں کیسے جانوں گی کہ کیوں؟'' میں نے حیرت سے پوچھا۔

''کیونکہ...... مجھے اس سے پہلی نظر کی محبت ہوگئی ہے...... جیسے عمر کو آپ سے ہوگئی تھی۔''

''اچھا......'' میں نے لمبی سی اچھا کی، کوئی اور جواب ہی نہ سوجھا۔

''جی......'' وہ ہنسے۔ ''اور آپ کو معلوم ہے کہ ہمارے خاندان میں جو کوئی پسند آجاتا ہے...... اسے کس طرح حاصل کرتے ہیں ہم لوگ...... عمر اور نبیل کی دو مثالیں تو آپ کے سامنے ہیں۔'' میری بھی ہنسی نکل گئی۔

''میں تو سمجھی کہ آپ کو بولنا ہی نہیں آتا سجاد بھائی!''

''اپنے دل کی آواز تو کسی نہ کسی کو بول کر ہی سنائی جاتی ہے ناں! اب بھی چپ رہوں گا تو کس طرح من کی مراد پاؤں گا!'' انہوں نے سنجیدگی سے کہا۔ ''میرے لیے کوشش کریں گی ناں آپ؟''

''ہاں کوشش تو کر سکتی ہوں......'' میں نے کہا۔ ''مگر وعدہ نہیں...... سب سے اہم اور مشکل مرحلہ تو فاطش سے بات کرنے کا ہی ہے، وہی مان کر نہیں دے گی۔'' میں نے کہا۔ ''اس نے اسود کے لیے خود تنہا رہنے کا فیصلہ کر لیا ہے، اس سے قبل مما جب بھی اس سے کہتی تھیں بلکہ وہ تو اس پر بات ہی نہیں کرتی کہ اسے دوسری شادی کا سوچنا چاہیے تو وہ انکار کر دیتی ہے۔'' میں نے انہیں حقیقت بتائی۔

''دوسری شادی کا سوچنے کا کہنے میں...... اور اسے یہ بتانے میں کہ کوئی اس سے محبت کرنے لگا ہے...... فرق تو ہے ناں بھابی!'' وہ اتنے سلجھے ہوئے آدمی تھے، میں کبھی کبھار سوچتی کہ ان کی بیوی انہیں کیوں چھوڑ کر چلی گئی ہوگی، مجھے سن کر اچھا لگا کہ وہ فاطش کو چاہنے لگے تھے۔

''میں کوشش کروں گی سجاد بھائی......'' میں نے ان سے کہا، ان کی آنکھوں میں ایک جوت جلی تھی۔

☆☆☆

صدف اب کافی سنبھل گئی تھی، اسے عمر بھر پاپا کے بارے میں کوئی کچھ نہ بتاتا، کوئی اس سے ایسی بات نہ کرتا کہ جو اس کے دل کو تکلیف پہنچاتی، وہ ایسی پیاری بچی تھی، حساس سی کہ اس نے بچپن میں مما کا بہت زیادہ پیار لیا تھا مگر اس کو خود سے پاپا سے اس طرح محبت تھی کہ سردی گرمی میں، اسکول اور کالج کے زمانے میں اور شادی ہونے تک بھی وہ پاپا کے انتظار میں باہر برآمدے میں بیٹھی رہتی، وہ آتے تو اندر آتی، وہ لیٹ ہو جاتے تو جلے پیر کی بلی کی طرح اندر باہر گھومتی...... پاپا شہر سے باہر جاتے تو دن میں کتنی ہی بار کال کر کے ان کی خیریت پوچھتی، کھانے کی میز پر بیٹھتی تو اسے کھانے کی بھوک نہ لگتی کہ پاپا کی خالی کرسی کو دیکھ کر اس کے دل کو کچھ ہوتا تھا...... رات اپنے کمرے میں نیند نہ آتی کہ پاپا اس کے ماتھے پر ہر رات کو سونے سے پہلے بوسہ دیتے تھے، پاپا کی عدم موجودگی میں مما اس کے پاس اس کے کمرے میں لیٹ جاتیں، اس کے بالوں میں پیار سے انگلیاں پھیرتیں، اس کے کندھوں کو ہولے ہولے دباتیں، اس کے ماتھے پر بوسے دیتیں اور وہ جانے کتنی ہی مشکلوں سے نیند کی وادی میں اترتی۔ اسے سنبھلنے میں کچھ وقت تو لگنا ہی تھا......

''آپی، میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ میرے پاپا ایسے ہو سکتے ہیں۔''

''ہم میں سے کوئی بھی ایسا نہیں سوچ سکتا تھا......'' میں نے پیار سے اسے گلے لگا لیا۔

''ایسا کیوں کیا پاپا نے آپی؟'' وہ سسکی۔

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام کی پیشکش

یہ شمارہ پاک سوسائٹی ڈاٹ کام نے پیش کیا ہے

ہم خاص کیوں ہیں:۔

- ہائی کوالٹی پی ڈی ایف فائلز
- ہر ای بک آن لائن پڑھنے کی سہولت
- ماہانہ ڈائجسٹ کی تین مختلف سائزوں میں اپلوڈنگ
  سپریم کوالٹی، نارمل کوالٹی، کمپریسڈ کوالٹی
- عمران سیریز از مظہر کلیم اور ابنِ صفی کی مکمل رینج
- ایڈ فری لنکس، لنکس کو پیسے کمانے کے لئے شرنک نہیں کیا جاتا

- ہر ای بک کا ڈائریکٹ اور رژیوم ایبل لنک
- ڈاؤنلوڈنگ سے پہلے ای بک کا پرنٹ پریویو ہر پوسٹ کے ساتھ
- پہلے سے موجود مواد کی چیکنگ اور اچھے پرنٹ کے ساتھ تبدیلی
- مشہور مصنفین کی کُتب کی مکمل رینج
- ہر کتاب کا الگ سیکشن
- ویب سائٹ کی آسان براؤسنگ
- سائٹ پر کوئی بھی لنک ڈیڈ نہیں

We Are Anti Waiting WebSite

واحد ویب سائٹ جہاں ہر کتاب ٹورنٹ سے بھی ڈاؤنلوڈ کی جاسکتی ہے

ڈاؤنلوڈنگ کے بعد پوسٹ پر تبصرہ ضرور کریں

ڈاؤنلوڈنگ کے لئے کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں ہماری سائٹ پر آئیں اور ایک کلک سے کتاب ڈاؤنلوڈ کریں

اپنے دوست احباب کو ویب سائٹ کا لنک دیکر متعارف کرائیں

WWW.PAKSOCIETY.COM

Online Library For Pakistan

Like us on Facebook

fb.com/paksociety

twitter.com/paksociety1

"ہماری اتنی پیاری اور ان سے اتنا پیار کرنے والی مما!"

"دھوکا اپنوں سے ہی ملتا ہے پیاری...... انہی سے ملتا ہے جنہیں ہم چاہتے ہیں، غیروں سے تو کوئی توقع ہی نہیں ہوتی ناں۔"

"ہم کس منہ سے اپنے گھروں میں فخر سے رہیں گے اگر مما اور پاپا کے درمیان علیحدگی ہو گئی تو؟ کس طرح ہم لوگوں کے منہ بند کریں گے کہ ہمارے پاپا......" وہ ہچکیاں لے رہی تھی۔

"دنیا میں ایسا ہوتا رہا ہے اور ہوتا رہے گا، کسی کا منہ بند نہیں کر سکتے مگر اس ایک بات کے بارے میں لوگ بہت زیادہ عرصہ باتیں نہیں کریں گے...... انہیں کوئی اور موضوع مل جائے گا جو اس سے دلچسپ ہو گا تو وہ اس قصے کو بھول بھال جائیں گے۔" میں نے اسے تسلی دی۔

"مگر مما، وہ کہاں رہیں گی اور کیسے...... پاپا کا اس عمر میں کیا ہو گا، انہیں پہلے ہی بلڈ پریشر کا مسئلہ ہونا شروع ہو گیا ہے، مما نہ ہوں گی ان کے پاس تو ان کا خیال کون رکھے گا؟" اس کے ذہن میں بھی وہی سوچ تھی جو میرے اور نیلم کے ذہنوں میں تھی مگر اس مسئلے پر نہ تو ہم نے کھل کر آپس میں بات کی تھی اور نہ ہی مما کے ساتھ اکٹھے بیٹھ کر اس پر تبادلہ خیال ہوا تھا، مما کو سوچنے اور وقت دینے کی ضرورت تھی۔

"تم فکر مند نہ ہو صدف پیاری...... اللہ سب بہتر کرے گا، ہمیں مما کو پوری سپورٹ دینا ہو گی، انہوں نے ہمیں بہت پیار اور تحفظ دیا ہے......"

"اور پاپا؟" اس نے حیرت سے آنکھیں پٹپٹا کر پوچھا۔ "انہیں ہم تنہا چھوڑ دیں گے سب کے سب مل کر...... ہم سب مما کو سپورٹ کریں گے تو کیا پاپا کے دل و دماغ پر اس کا اثر نہیں ہو گا؟" اس نے سوال کیا۔ "میں اپنے پاپا کو تنہا نہیں چھوڑ سکتی...... مجھے کیا علم کہ پاپا کا کتنا قصور ہے اور مما کا کتنا۔" میں حیرت سے اس کے چہرے کو تک رہی تھی۔

☆☆☆

میں دل ہی دل میں کئی دن تک وہ الفاظ مرتب کرتی رہی جو مجھے فاطش سے کہنا تھے...... سوچا رانی آپی سے بات کروں گی، مما سے ابھی اس لیے بات نہیں کر رہی تھی کہ ابھی خالہ کی وفات کا زخم تازہ تھا ان کا، چند دن اور بیت جاتے اِدھر سجاد بھائی کو اس لیے جلدی تھی کہ ان کے جانے میں وقت تھوڑا باقی تھا، نبیل کے نکاح کے بعد انہیں جلد ہی چلے جانا تھا۔

ان سوچوں نے میرے سر کو یوں ہی بھاری کر رکھا تھا...... میں نے اس روز غلطی سے عمر سے کہہ دیا کہ سر بھاری ہے تو انہوں نے مجھے گاڑی میں بٹھایا اور ڈاکٹر کے پاس چل دیے...... ایک دوبار میں نے پہلے بھی شدید تھکن کی شکایت بھی کی تھی...... اس وقت میں نہ، نہ کرتی رہ گئی، ڈاکٹر نے کچھ ٹسٹ لکھ کر دیے، ہم دونوں ان سے پرچی لے کر لیبارٹری میں چلے گئے، خون اور پیشاب کے ٹسٹ دیے، عمر نے ان سے ارجنٹ ٹسٹ کرنے کو کہا، ہم وہاں سے نکلے اور ایک آئس کریم پارلر چلے گئے تاکہ کچھ وقت گزر جائے، عمر نے اس روز بہت دنوں کے بعد مجھ سے اتنی ڈھیر ساری باتیں کیں، تجدید محبت کی، اپنی غلطیوں کی...... ہم فاطش کے مسئلے کو بھی زیر بحث لائے اور عمر کا مشورہ تھا کہ میں فاطش سے پہلے مما اور پاپا سے بات کروں...... میں گاڑی میں ہی بیٹھی تھی، ٹسٹوں کی رپورٹ لے کر عمر گاڑی میں آ بیٹھے......

"کیا رپورٹ ہے عمر......؟" ان کے چہرے پر سنجیدگی سے خوفزدہ ہو گئیں۔

"سب ٹھیک ہے......" انہوں نے مختصراً کہا اور گاڑی چلا دی۔ "کل یہ رپورٹیں لے کر دوسرے ڈاکٹر کے پاس جانا ہو گا۔"

"کیا واقعی سب ٹھیک ہے ناں عمر......" ان کے عجیب سے پُراسرار انداز سے میرے دل میں کھدبد ہونے لگی۔ "کوئی گڑبڑ ہے تو بتا دیں مجھے...... مجھ میں سب سننے کا حوصلہ ہے۔"

"سب ٹھیک ہے جانِ عمر......" اتنا کہہ کر انہوں نے مزید سوالات کا منہ بند کر دیا۔

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

''مجھے تم سے کوئی بات کرنا ہے نیل......''

کمرے میں رات کو عمر نے میرے ساتھ بیڈ پر بیٹھ کر کہا، میرا دل تیزی سے دھڑکنے لگا۔ ''تم ذرا دل کڑا کر کے سننا!''

''عمر'' میری آواز لرز رہی تھی۔ ''کیا بات ہے، جلدی کہیں پلیز۔''

''تمہاری رپورٹوں کے بارے میں۔''

''کیا؟'' میں ہونقوں کی طرح ان کا منہ دیکھ رہی تھی، یقیناً وہ کہنے والے تھے کہ میرے جسم میں کہیں نہ کہیں کینسر تھا۔ ''کیا ہے میری رپورٹوں میں؟'' میں نے بے تابی سے پوچھا۔

''وہ ایسا ہے کہ......'' وہ کہہ کر پھر رک گئے، میں نے مستفسرانہ نظروں سے انہیں دیکھا، نین کٹوروں میں آنسوؤں سے دھند بھر گئی۔ ''رونا نہیں نیل......'' انہوں نے میرے آنسو پونچھے۔

''میں رو دوں گی عمر......'' میں نے ہچکی لے کر کہا۔ ''پلیز جلدی بتائیں...... کیا ہوا ہے مجھے، کیا بیماری ہے مجھے...... بتاتے کیوں نہیں عمر؟'' میں نے ان کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑوایا۔

''بات یہ ہے نیل......'' وہ پھر کچھ کہتے، کہتے رکے اور میرا دل اچھل، اچھل کر حلق کو آنے لگا۔

☆☆☆

بند بند سا کوئی کمرا تھا...... کسی روزن سے کوئی روشنی نظر نہیں آ رہی تھی، میں نے پوری آنکھیں کھول کر کسلمندی سے دیکھا، میں سفید بستر والے بیڈ پر تھی، جیسے اسپتالوں کے بیڈ ہوتے ہیں، یہی بیڈ کمرے کا واحد فرنیچر تھا، مڑ کر دیکھا تو مصطفیٰ پیروں کی طرف سو رہا تھا، اسے یوں گہری نیند میں دیکھ کر میرے اندر سکون اتر گیا، میں نے اسے چھوا تو میری روح تک سیراب ہو گئی۔

''ممی کی جان!'' میں نے اس کے ماتھے پر بوسہ دیا، جواب میں وہ یونہی بے سدھ رہا، کتنی گہری نیند سو رہا تھا وہ، میرا سر ابھی تک ذرا بوجھل تھا، مجھے دھیرے، دھیرے واقعات یاد آنے لگے...... ''کیا میں کسی

شاعر مشرق علامہ محمد اقبال

پاکستان علامہ اقبال ہی کے خواب کی تعبیر ہے۔ اس عظیم تخلیق کار نے امتِ مسلمہ میں نئی روح پھونکی...... وہ فقط ایک فلسفی اور قانون دان نہیں بلکہ ایسے صوفی تھے جس نے ترکِ دنیا کو رد کیا اور اسلام کی عملی روایات سے استفادہ کیا۔ 1930ء میں الٰہ آباد میں مسلم لیگ کے اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے جو خطبہ دیا اسے نظریۂ پاکستان کی پہلی اینٹ قرار دیا جاتا ہے۔ علامہ اقبال 9 نومبر 1877 کو سیالکوٹ میں شیخ نور محمد کے گھر پیدا ہوئے اجداد کا تعلق کشمیر سے۔ والدین دار آدمی تھے۔ بیٹے نے شعور کی آنکھ کھولی تو وہ انہیں مولانا غلام حسن کے پاس لے گئے۔ پھر وہ شہر کے نامور عالم مولانا سید میر حسن کی شاگردی میں آ گئے۔ اردو، فارسی اور عربی پڑھی۔ شاعری کا باقاعدہ آغاز اسکاچ مشن اسکول میں انٹرمیڈیٹ کی تعلیم کے دوران ہوا جلد ہی شعر گوئی روح کا تقاضا بن گئی۔ گورنمنٹ کالج لاہور سے گریجویشن کرنے کے بعد 1899ء میں فلسفے کے مضمون میں ایم اے کیا۔ اسی زمانے میں پروفیسر ٹی ڈبلیو آرنلڈ کی سرپرستی میسر آئی۔ شاعری کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ مدرس کی حیثیت سے چار برس اورینٹل کالج سے وابستہ رہے۔ ترجمے کا سلسلہ شروع ہوا۔ پھر گورنمنٹ کالج میں انگریزی کے اسسٹنٹ پروفیسر ہو گئے۔ 1905ء میں یورپ کا رخ کیا۔ کیمبرج یونیورسٹی ٹرنٹی کالج میں داخلہ لے لیا۔ بیرسٹری کے لیے لنکن ان کا رخ کیا۔ میونخ یونیورسٹی سے فلسفے میں پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ مئی 1908 میں آل انڈیا مسلم لیگ کی برٹش کمیٹی کی مجلسِ عاملہ کا رکن نامزد کیا گیا۔ وطن لوٹ کر وکالت کا پیشہ اپنایا۔ البتہ تدریس سے بھی جڑے رہے۔ مسلم قومیت کا اصول رفتہ رفتہ اقبال کے سامنے واضح ہو رہا تھا۔ اپریل 1922ء میں انجمن حمایت اسلام کے سالانہ جلسے میں اقبال نے اپنی طویل نظم خضر راہ سنائی جسے ایک شاہ کار کا درجہ حاصل ہے۔ 1923ء میں انہیں سر کا خطاب ملا، مگر حکومتِ برطانیہ کا یہ اعزاز کسی بھی سطح پر آزادیٔ اظہار میں رکاوٹ نہیں بنا۔ مسلم لیگ پنجاب کے سیکریٹری بننے کے بعد انہوں نے صحیح معنوں میں عملی سیاست میں قدم رکھا۔ عالمی مسائل پر ان کے تجزیے اور آراء کی اہمیت بڑھنے لگی۔ ان کے پیغام کو برصغیر کے مسلمان اہمیت دینے لگے۔ ان کی شاعری زندہ شاعری ہے، جو برصغیر کے مسلمانوں کے لیے مشعلِ راہ بنی۔ انہوں نے نئی نسل میں انقلابی روح پھونکی۔ ان کی کئی کتب کے انگریزی، جرمنی، فرانسیسی، چینی، جاپانی اور دوسری زبانوں میں ترجمے ہو چکے ہیں۔ علامہ اقبالؒ مولانا رومی کو اپنا روحانی استاد مانتے تھے اور انہیں پیر رومی کے نام سے یاد کرتے تھے۔ انہیں پاکستان میں قومی شاعر کا درجہ حاصل ہے۔ ان کے فارسی کلام نے ایران پر بھی گہرے اثرات مرتب کیے۔

مرسلہ: نگہت آصف، اسلام آباد

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

اسپتال میں ہوں؟" میں نے سوچا۔
دیکھنے میں تو اسپتال نہیں لگ رہا تھا، دروازے کے قریب ایک ٹوٹا ہوا بینچ پڑا تھا جس پر میرا بیگ دھرا تھا، میں اٹھی اور ہولے، ہولے قدموں سے چلتی ہوئی وہاں تک پہنچی، نقاہت سی محسوس ہو رہی تھی، جانے میں نے کب کچھ کھایا ہوگا، بھوک سے کمزوری ہو رہی تھی۔
میرے بیگ کا وزن کافی کم لگا مجھے، میں اسے لیے، لیے واپس پلنگ کے پاس آئی اور اس پر مصطفیٰ کے پیروں کی طرف سامان الٹ دیا...... میرے تمام کاغذات، دوائیں، پاسپورٹ، ٹکٹ، موبائل فون، کیمرا...... سب کچھ غائب تھا۔ صرف میرے والٹ میں رکھی تھوڑی سی پاکستانی کرنسی اور کچھ ڈالر، میک اپ کا تھوڑا سا سامان، مصطفیٰ کے لیے رکھے ہوئے بسکٹ، میں نے وہ بسکٹ نکالے اور انہیں ٹونگنے لگی۔ کچھ خیال آنے پر میں نے بیگ کی اندرونی جیب کھولی، اس میں رکھے کارڈ ہولڈر میں میرے کچھ دکانوں کے کارڈ تو موجود تھے مگر پاکستانی اور غیر ملکی بنکوں کے ڈیبٹ اور کریڈٹ کارڈ، اے ٹی ایم کارڈ، ہیلتھ انشورنس کارڈ اور شناختی کارڈ بھی موجود نہ تھے، اس کے علاوہ ٹیلی فون نمبروں پر مشتمل ایک چھوٹی سی ڈائری بھی رکھی ہوئی تھی، وہ بھی نہ تھی۔
میں کس مصیبت میں پھنس گئی تھی، سوائے اپنے، عابد کے اور ان کی اماں کے گھر کے مجھے کسی کا فون نمبر زبانی یاد نہ تھا، پاکستان میں بھی مما کے گھر کا نمبر یاد تھا، کسی کا موبائل نمبر زبانی یاد نہ تھا...... سوچا یہی تھا کہ اب میں ان سے کہوں گی کہ مجھے ایک فون دے دیں، کم از کم رابطہ کر کے عابد کو بتاؤں تو سہی کہ میں کس مشکل میں پھنس گئی ہوں...... عابد کے خیال کے ساتھ ہی ایک تلخ سے احساس نے میرے سارے حواس کو مختل کر دیا، عابد نے اس طرح کیوں کیا تھا میرے ساتھ؟
مجھے یہ تو اچھی طرح معلوم تھا کہ میں دنیا کے کسی بھی کونے میں چلی جاؤں، کسی بھی مشکل میں گرفتار ہو جاؤں...... وکیل کے ذریعے اپنے موقف کا دفاع کرنا میرا حق تھا مگر اب تو میرے پاس کوئی رقم بھی نہیں تھی، وکیل کیونکر حاصل کر سکوں گی۔ یوں بھی میری درخواست کو اتنی اہمیت نہیں دی تھی کسی نے...... پاپا سے رابطہ ہو جائے تو کام بن سکتا ہے کہ پاپا کے تو کئی ملکوں میں روابط تھے، وہ کسی نہ کسی طرح مجھے اس مصیبت سے ضرور نجات دلا دیں گے۔ میں خود ہی سوچ رہی تھی کہ دھیان مصطفیٰ کی طرف چلا گیا۔
اسے میں دیر تک دیکھتی رہی، اس کے وجود میں کوئی معمولی سی بھی جنبش نہ تھی، میرا جسم سن ہو گیا۔ مصطفیٰ ٹھیک تو ہے؟ میں نے اسے چھوا، ہلکا سا جھنجوڑا۔ "مصطفیٰ...... میرے بیٹے، میری جان!" آواز دی...... مگر مصطفیٰ کسمسایا تک نہیں۔ میرا دماغ بھک سے اڑ گیا چند گھنٹوں کے اندر، اندر مائیگرین کا دوسرا شدید حملہ شروع ہو رہا تھا۔

☆☆☆

"آپ سے کوئی کام تھا مجھے ممانی جان!" میں نے ممانی جان کو اس وقت کال کی جب مجھے معلوم تھا کہ وہ گھر پر اکیلی ہوں گی۔
"ارے تم نے اتنا تکلف کب سے برتنا شروع کر دیا بیٹا، تمہارا اپنا گھر ہے، جب چاہو آؤ، جو چاہے بات کرو۔" انہوں نے ہمیشہ کی طرح پیار سے کہا۔ "تمہیں بات کرنے کے لیے اجازت کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی؟"
"وہ...... ممانی جان، بات اصل میں ایسی ہے کہ میں کسی ایسے وقت پر گھر آنا چاہتا ہوں جب ماموں گھر پر نہ ہوں، کہیں شہر سے باہر ہوں یا پھر آپ کو معلوم ہو کہ وہ دیر سے گھر لوٹیں گے۔"
"ان کے پروگراموں اور مصروفیات کے شیڈول سے مجھے کم، کم ہی آگاہی ہوتی ہے۔" وہ ہنسیں۔ "آپ بتاؤ بیٹا، مسئلہ کیا ہے...... کیا ماموں سے کسی بات پر اختلاف ہو گیا ہے یا کچھ ایسی چیز چاہیے...... کوئی پیسے وغیرہ؟"
"ارے نہیں ممانی جان......" میں نے فوراً

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

ٹوکا۔ ''مجھے کچھ ذاتی کام ہے۔''

''تو جب چاہے آؤ بیٹا!'' انہوں نے پورے خلوص سے کہا۔

''مجھے اکیلے میں ملنا ہے آپ سے ممانی جان۔'' میں نے اصرار کیا۔

''تو ہم کہیں لنچ پر باہر مل لیتے ہیں؟'' انہوں نے سوالیہ انداز میں کہا۔

''نہیں باہر نہیں......'' میں نے فوراً کہا، جو بات مجھے ان سے کہنا تھی اس سے انہیں شدید جذباتی دھچکا پہنچتا اور میں نہیں چاہتا تھا کہ ایسا کوئی منظر کسی ہوٹل میں ہو۔

''ٹھیک ہے...... جب مجھے وثوق سے علم ہوا کہ دانیال نہیں ہوں گے گھر پر تو میں تمہیں بتا دوں گی۔'' انہوں نے کہا۔ ''مگر ایسا عموماً اسی وقت ہوتا ہے جب تمہیں بھی یونیورسٹی جانا ہوتا ہے۔''

''میں چھٹی کرلوں گا اس روز...... اگر یونیورسٹی میں بھی ہوا تو وہاں سے آجاؤں گا۔'' میں نے فوراً کہا۔

''ایسا بھی کیا اہم مسئلہ درپیش ہے بیٹا؟'' ان کے لہجے میں تشویش تھی۔ ''مجھے تو پریشانی سی ہونے لگی ہے اب۔'' میں جواب میں خاموش رہا، یہ بھی نہیں کہہ سکتا تھا کہ کوئی پریشانی والی بات نہیں تھی۔ ''تم کل ہی صبح نو بجے آجاؤ بیٹا، میرے تو لہو میں بے چینی سی دوڑنے لگی ہے۔'' انہوں نے کہہ کر فون بند کردیا۔

میں نو بجے ان کے گھر کے باہر تھا مگر اچھی طرح تسلی کرلی کہ گھر میں ممانی کے سوا اور کوئی بھی نہ تھا، لاؤنج میں بٹھا کر ملازمہ جوس لے کر آئی، ممانی اپنے سادہ سے مگر انتہائی پُروقار اور متانت لیے ہوئے انداز میں داخل ہوئیں، میں ان کی تعظیم کے لیے کھڑا ہوگیا۔ ان جیسی نفیس خاتون میں نے اپنی زندگی میں نہیں دیکھی......

''بیٹھو بیٹا!'' وہ میرے قریب ہی دوسری کرسی پر بیٹھ گئیں۔ ''جوس لو ناں!'' انہوں نے میری طرف دیکھ کر کہا۔ ''سب ٹھیک تو ہے ناں احمد بیٹا! کیا مسئلہ ہے؟'' انہوں نے تشویش بھرے لہجے میں پوچھا۔ ''ارے...... یہ تمہاری منگنی کی انگوٹھی کہاں ہے...... سب خیر تو ہے ناں بیٹا؟ صدف سے کوئی ان بن ہوگئی ہے؟'' میں اس عظیم عورت کے چہرے کو دیکھ کر ششدر رہ گیا جس نے اپنی بیٹی سے وابستہ رشتے کے ہاتھ میں انگوٹھی نہ دیکھ کر، چند لمحوں میں جانے کیا کچھ سوچ لیا تھا، یہ جانتی ہی نہ تھیں کہ ان کی بیٹی کی زندگی سے بڑھ کر ان کی اپنی زندگی میں کیا طوفان آچکا تھا۔

☆☆☆

''مجھے یہ سوچ کر بھی شرم آتی ہے پاپا کہ آپ نے خالہ کے ساتھ کیا، کیا۔'' میں پاپا کی اسٹڈی میں انہیں دودھ دینے کے بہانے آئی تھی، مجھے موقع مل گیا کہ میں ان سے بات کروں۔

''کیا، کیا؟ کیا اول فول بک رہی ہو تم؟ تمہیں اتنی جرأت کیسے ہوئی مجھ سے یوں بات کرنے کی؟'' پاپا کی آواز میں دہاڑ تھی۔

''میں نے کبھی سوچا بھی نہ تھا کہ میں اپنے باپ کے ساتھ کبھی اس طرح گستاخی سے بات کروں گی مگر مجھے ایسا کرنا پڑ رہا ہے۔'' میں نے ہمت کر کے کہا۔ ''اب میں خاموش رہی تو معاملہ جو پہلے ہی حد سے بڑھ چکا ہے، اس میں واپسی کی ساری راہیں مسدود ہو جائیں گی۔''

''تم فضول میں قیافے لگا رہی ہو......'' پاپا ہٹ دھرمی سے بولے۔

''میں فضول میں قیافے نہیں لگا رہی پاپا!'' میں نے اپنی آواز کو نیچا رکھنے کی حتی الامکان کوشش کی۔ ''میں پورے وثوق سے بات کر رہی ہوں۔''

''میں پھر بھی کہوں گا کہ تم مجھ سے اس موضوع پر بات نہ کرو......''

''کیوں بات نہ کروں پاپا؟'' میں نے غصے سے کہا۔ ''اس لیے کہ آپ میرے باپ ہیں اور مجھ سے عمر اور رتبے میں بڑے ہیں تو میں آپ کی ہر زیادتی پر خاموش رہوں؟''

''کیا زیادتی کی ہے میں نے تمہارے ساتھ؟'' وہ دہاڑے۔

''آپ یقین کریں پاپا......'' میں سسکی۔ ''جب،

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

جب میں اس بات کو سوچتی ہوں...... بلکہ جب، جب کیا، یہ سب تو میرے ذہن سے ایک لمحے کے لیے بھی نہیں نکلتا، سات سال کیا عمر ہوتی ہے پاپا ایک بچی کی؟ اور آپ نے میرے ساتھ زیادتی یہ کی ہے کہ آپ نے مجھے اپنے گناہ کے لحات کا عینی گواہ اس وقت بنایا جب مجھے اس کے مفہوم بھی معلوم نہ تھے...... میں نے سات برس کی عمر میں آپ کو اس طرح دیکھا کہ آج تک اس منظر کی جھلک مجھے نہیں بھولتی...... وہی سات برس کی عمر پاپا...... جس عمر میں آپ نے خالہ کو پامال کیا جنہیں آپ ہمارے، مما کے اور دنیا بھر کے سامنے بیٹی کہتے تھے، آپ تو اپنی بیٹی کے ساتھ بھی یہ سب کچھ کرنے کی قابلیت رکھتے ہیں پاپا!'' ایک زناٹے دار تھپڑ نے مجھے تارے دکھا دیے۔

''تم حد سے بڑھ رہی ہو......'' وہ چیخے۔

''حد؟'' میں نے ہنکار الیا۔ ''ہونہہ! حد کیا ہوتی ہے پاپا، کاش آپ کو معلوم ہوتا...... اور کاش آپ کو معلوم ہوتا کہ آپ پر کون سی حد عائد ہوتی ہے...... سنگسار کرتے ہیں اس حد کو پار کرنے والوں کو!'' میں نے ایک، ایک لفظ پر زور دے کر کہا۔ ''بدکردار کہتے ہیں ایسے مرد وزن کو، زانی کہتے ہیں انہیں...... اور ہمارا مذہب اور معاشرہ ایسے لوگوں کو کبھی معاف نہیں کرتا...... انہوں نے اپنے لیے وہ سزا منتخب کی جس کی وہ'' حقدار نہ تھیں، انہوں نے تو اپنی معصومیت کھوئی تو ان کی عقل ہی کھو گئی، سزا تو انہیں ملنی چاہیے جو ایسے گھناؤنے جرم کا ارتکاب کرتے ہیں، میں اللہ پاک کی قسم کھا کر کہتی ہوں پاپا...... مجھے شرم آتی ہے یہ سوچ کر کہ میں آپ کی بیٹی ہوں، دکھ ہوتا ہے یہ سوچ کر کہ صرف میرے سامنے ہی نہیں، آپ خالہ کے خاندان کے کچھ لوگوں کے سامنے بھی نظر اٹھانے کے لائق نہیں کیونکہ خالہ نے اپنے خط میں جو انکشافات کیے ہیں ان سے میں اکیلی ہی واقف نہیں بلکہ......''

''چلی جاؤ......'' انہوں نے میز پر زور سے ہاتھ مارا۔ ''مت میرے سامنے آؤ تم!''

''اور آپ کہہ بھی کیا سکتے ہیں......'' میں نے باہر نکلتے ہوئے مڑ کر کہا۔ ''آپ کے پاس کہنے کو اور رہا ہی کیا ہے، میرے آپ کی نظروں سے دور ہو جانے سے آپ کی زندگی کے یہ کراہت بھرے باب ختم نہیں ہو جائیں گے۔''

وہ سننا ہی نہیں چاہتے تھے، میں سمجھی کہ وہ شرمندہ ہوں گے، اپنے کیے پر نادم ہوں گے، میرے سامنے سر جھکا لیں گے اور میں سمجھ لوں گی وہ اپنے کیے پر شرمسار ہیں...... مگر...... ''جا رہی ہوں...... مگر اب میں خاموش نہیں رہوں گی پاپا، آپ مردوں کا جب دل چاہے، جس عورت کو چاہیں، ٹشو پیپر کی طرح استعمال کر کے پھینک دیں، اپنی بیویوں کو آپ کیا سمجھتے ہیں...... وہ آپ کی ہر زیادتی، ہر جرم اور گناہ کو اپنے گلے کا ہار بنا لیں؟ مما نے بالکل ٹھیک فیصلہ کیا ہے...... انہیں آپ جیسے شخص کے ساتھ ہرگز نہیں رہنا چاہیے...... انہیں آپ سے آج نہیں، آج سے سالوں پہلے ہی خلع لے لینی چاہیے تھی مگر کوئی بات نہیں، انہوں نے اب بھی یہ فیصلہ کیا ہے تو باقیوں کا مجھے علم نہیں...... مگر میں ان کے فیصلے کی بھرپور حمایت کروں گی۔''

''کیا؟'' وہ چیخے تھے۔ ''کیا کہا ہے تم نے؟ حنا نے مجھ سے خلع لینے کا فیصلہ کیا ہے مگر کیوں؟'' وہ جانے خوش فہمیوں کی کس جنت میں رہ رہے تھے، میں دروازہ باہر نکلی، ان کی آوازیں میرا پیچھا کر رہی تھیں۔

''فاطش...... بات سنو میری!'' میں ان کی آوازوں کو نظر انداز کرتی ہوئی اپنے کمرے میں چلی آئی۔

☆☆☆

''مما آپ؟'' اپنے کمرے میں مما کو بیٹھے ہوئے دیکھ کر میری حیرت کی انتہا نہ رہی، کہیں مما، پاپا کی اسٹڈی سے ہماری آوازیں سن کر تو وہاں نہیں آئی تھیں، میں نے دل ہی دل میں سوچا۔ ''آپ یہاں کیا کر رہی ہیں اور کب سے یہاں بیٹھی ہیں؟''

''میں......'' وہ کسی خیال میں تھیں۔ ''پتا نہیں کب آئی تھی۔'' مجھے یقین ہونے لگا کہ وہ میری اور

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

پاپا کی گفتگو سن چکی تھیں، ساری یا پھر کچھ حصہ۔ ''مجھے تم سے کچھ بات کرنا تھی فاطی!'' ان کا لہجہ بھی پُراسرار سا تھا۔ ''بہت خاص مسئلے پر اور بہت اہم بات......''

''کیا بات ہے مما؟'' مجھے تشویش سی ہونے لگی، میں نے ان کے ساتھ بیٹھ کر ان کا ہاتھ تھام لیا۔ ''آپ ٹھیک ہیں ناں مما؟''

''میں بالکل ٹھیک ہوں بیٹا......'' انہوں نے گہری سانس لی۔ ''تم سے جو پوچھنا ہے، اس کے لیے ہمت نہیں جمع کر پا رہی ہوں۔''

''پلیز مما...... پہیلیاں نہ بجھوائیں، میرے سر میں خارش ہونا شروع ہو گئی ہے۔'' جانے کیوں، جب بھی کوئی ایسے انداز میں بات کرتا کہ اس میں تجسس کا پہلو ہوتا تو میرے سر میں خارش ہونا شروع ہو جاتی تھی۔

''ارے پگلی!'' انہوں نے مسکرا کر میرے سر پر چپت لگائی۔ ''سر میں خارش والی کوئی بات نہیں۔''

''تو پھر جلدی کہیں......''

''تم نے کبھی سوچا ہے کہ تم اپنی باقی زندگی کس طرح گزارو گی؟'' انہوں نے بالکل میری توقع کے برعکس سوال کیا۔

''زندگی کب ایسے گزرتی ہے مما، جیسی گزارنے کی ہم توقع کرتے ہیں، اس زندگی میں حالات، واقعات اور لوگ کبھی ایسے نہیں رہتے جیسا رہنے کی ہم توقع کرتے ہیں۔'' میں نے فلسفہ جھاڑا۔

''اگر میں تم سے یہ کہوں فاطی کہ......'' وہ رکیں، میں ان کا چہرہ دیکھ رہی تھی جس پر تفکر کا جال بچھا ہوا نظر آ رہا تھا۔ ''اگر میں کہوں کہ میرے اپنے فیصلے پر عمل درآمد کرنے سے پہلے تم اپنی زندگی کا کوئی فیصلہ کر لو تو؟''

''کس قسم کا فیصلہ مما؟'' میں کچھ نہ سمجھی۔

''تم اپنے لیے کوئی نہ کوئی فیصلہ کر لو...... تمہیں عمر بھر یونہی تو نہیں رہنا ہے ناں۔''

''آپ چاہتی ہیں کہ میں......'' میں رکی۔ ''کیا آپ چاہتی ہیں کہ میں اس گھر سے کہیں چلی جاؤں، آپ کے گھر چھوڑ کر جانے سے پہلے؟''

''کیوں......'' وہ حیران ہوئیں۔ ''تم کیوں گھر چھوڑو گی اور میں کیوں گھر چھوڑوں گی؟''

''تو اگر آپ نے خلع لینے کا فیصلہ کیا ہے تو گھر تو چھوڑنا ہی ہوگا ناں آپ کو؟'' میں نے وضاحت کی۔

''یہ گھر میرا ہے، میرے نام پر ہے...... میری بیٹیوں پر اس گھر کے دروازے کبھی بند نہیں ہوں گے انشاء اللہ......!'' مما نے پورے وثوق سے کہا۔ ''میں خلع لوں گی تو تمہارے پاپا کو یہ گھر چھوڑنا ہوگا۔'' ان کے لہجے میں جو اعتماد تھا اس سے مجھے تقویت ملی، ہم عورتوں کو ایسا ہی مضبوط ہونا چاہیے۔

''تو پھر اور کون سی خاص بات ہے مما، میں سمجھ نہیں پا رہی کہ آپ کیا کہنا چاہ رہی ہیں؟''

''میں چاہتی ہوں کہ تم شادی کر لو۔'' میں جامد آنکھوں سے انہیں دیکھ رہی تھی۔ ''قسمت کے بند دروازوں پر کوئی اچھا آدمی دستک دے تو دروازے کھول دینا چاہئیں!''

''میں نے اپنی زندگی کے دروازوں پر تالے لگا کر ان کی چابیاں کہیں دریا میں پھینک دی ہیں مما......''

''کبھی کوئی اچھا تیراک ان چابیوں کو ڈھونڈ لیتا ہے فاطی......'' مما اور میں شاعری کی زبان میں گفتگو کر رہے تھے، مما زندگی کے معاملات سمجھاتے ہوئے بڑی خوب صورت تشبیہات دیا کرتی تھیں، ان کا علمی اور ادبی ذخیرۂ الفاظ اور استعارات ان گنت تھے، ہم بھی کبھی کبھار انہی کے انداز میں بات چیت کر کے محظوظ ہوتے تھے۔

''ان تالوں کو زنگ لگ چکا ہے مما!'' میں نے کہا۔ ''میں اس موضوع پر گفتگو کرنا تو درکنار...... سوچنا بھی نہیں چاہتی۔''

''تجرد کی زندگی گزارنا گناہ ہے فاطی!'' انہوں نے دلیل دی۔ ''تم نے تو مجھ سے دستک دینے والے کی تفصیل بھی نہیں پوچھی۔''

''میں کچھ پوچھنا چاہتی ہوں نہ جاننا چاہتی ہوں مما!'' میں نے حتمی انداز میں کہا۔

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

''مجھے یقین ہے کہ تم نے دستک کا جواب نہ دیا تو اب کے کوئی دروازے توڑتا ہوا تمہاری زندگی میں ہی آجائے گا تم نے اب تک آنے والے ہر رشتے کو ٹھکرایا ہے فاطش اور میں نے بھی کبھی اصرار نہیں کیا مگر اب کی بار میں بھی اصرار کروں گی، تمہیں اپنی ضد چھوڑنا ہوگی فاطی!'' یہ کہہ کر مما اٹھ کر چلی گئیں۔

'جانے کون ہے ایسا ضدی، جیسا مما کہہ رہی ہیں۔' ان کے جاتے ہی میں نے سوچا، اپنی ضد میں میں نے انہیں موقع ہی نہیں دیا کہ وہ وضاحت کرتیں، اب میرے سر میں پھر خارش ہونے لگی۔ 'کس سے پوچھوں؟ کون ہے جو مجھے بتا سکے کہ کون ہے جو میرے دل کے بند دروازوں کو توڑنے کا عزم کیے ہوئے ہے؟' میرے ہونٹوں پر مسکراہٹ آگئی۔ 'کیا واقعی میں عمر بھر اپنے دل کے بند دروازے نہیں کھولوں گی؟' آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر میں نے خود سے پوچھا مگر مجھے کوئی واضح جواب نہ ملا کیونکہ اب مجھے اپنا مستقبل غیر واضح لگنے لگا تھا۔ مما اور پاپا کے درمیان جو کچھ ہو رہا تھا، اس کے بعد جانے زندگی کیا کروٹ لے۔

'چلو دیکھتے ہیں...... کون دل کے دروازے توڑنے کا عزم لے کر آیا ہے!' میں سوچ کر مسکرائی۔

☆☆☆

''ممانی جان...... میں بھانجا تو ماموں کا ہوں مگر میں دل سے ان سے زیادہ آپ کی عزت کرتا ہوں۔'' میں نے تمہید باندھی۔

''میں نے تم سے انگوٹھی کا پوچھا ہے احمر؟'' ان کی سوئی انگوٹھی میں اٹک گئی تھی۔

''آپ فکر نہ کریں ممانی جان......'' ان کی تسلی کو میں نے کہا۔ ''وہ مجھے ذرا سی تنگ تھی، اتار کر رکھی ہے......'' مجھے فوراً بہانہ سوجھ گیا۔

''تم مجھے دیتے...... میں اسے کھلا کروا دیتی۔'' انہوں نے کہا۔

''میں اس وقت آپ کے ساتھ اس سے کہیں زیادہ اہم موضوع پر بات کرنے کے لیے آیا ہوں۔'' میں نے زور دے کر کہا۔

''کہو بیٹا!'' وہ ہولے سے بولیں۔

''اس وقت میں آپ کے بھانجے یا ہونے والے داماد کی حیثیت سے نہیں بلکہ ایک بیٹے کی حیثیت سے بات کروں گا...... اگر آپ مجھے اپنے بیٹا سمجھتی ہیں تو؟'' میں نے آہستگی سے کہا۔

''تمہیں اس میں کوئی شک ہے بیٹا؟''

''مجھے کوئی شک نہیں ہے اور آپ کو بھی یقین ہونا چاہیے کہ میں آپ کی اتنی ہی عزت کرتا ہوں جتنی میں اپنی ماں کی، جب میں نے ذرا سا ہوش سنبھال کر آپ کو جانا تو میرے ننھے سے دل میں خواہش ابھرتی کہ میں نے آپ کے ہاں جنم کیوں نہیں لیا۔''

''بیٹیاں دے کر اس کے بدلے میں بیٹے مل جاتے ہیں، تم میرے بیٹے ہی تو ہو۔'' انہوں نے میرے کندھے پر ہاتھ پھیرا۔

''وہ تو ہوں......'' میں رکا۔ ''اسی مان کی وجہ سے جو بات آپ سے کہنے لگا ہوں، اس پر برا نہ منایئے گا، مجھ پر شک بھی نہ کیجیے گا اور ٹھنڈے دل سے غور بھی کیجیے گا۔''

''تم تو مجھے ہولا رہے ہو بیٹا!'' ان کے چہرے پر تشویش کا لیپ صاف نظر آ رہا تھا۔ ''صدف کے حوالے سے کوئی بات ہے کیا؟'' ان کی سوچ اپنی بیٹیوں کی خوشیوں اور دکھوں سے اس طرح مربوط تھی کہ ان کی لغت میں ہر پریشانی کا مطلب ان کی بیٹیوں کی پریشانی اور ہر خوشی کا تعلق ان کی بیٹیوں کی خوشیوں سے تھا، مائیں ایسی ہی ہوتی ہیں ساری کی ساری۔

''صدف کی طرف سے کوئی پریشانی نہیں ہونی چاہیے آپ کو آج بھی اور کل بھی۔''

''مجھے تم پر پورا بھروسا ہے بیٹا مگر پھر بھی فاطش کے حالات کے بعد دل ہول جاتا ہے جلدی۔''

''اگرچہ فاطش کی زندگی میں سب کچھ ایسا نہیں ہوا ممانی جان جیسا ہر ماں باپ کی خواہش ہوتی ہے لیکن یہ بھی تو سوچیں کہ رانی آپی اور نیلم آپی اپنے

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

گھروں میں کتنی خوش اور مطمئن ہیں......'' میں نے ان کا دل بڑھایا۔

''ازدواجی زندگی میں اطمینان اور خوشی صرف اچھا نظر آنے، اچھا پہن اوڑھ لینے اور اچھا کھا لینے سے نہیں آجاتا بیٹا......'' ان کے لہجے میں اداسی تھی۔

''ہم عورتیں دنیا کی نظروں کو دکھانے کے لیے اپنے وجود پر اطمینان کی چادریں اوڑھے پھرتی ہیں مگر اندر کی ٹوٹ پھوٹ کس کو نظر آتی ہے بیٹا؟ لوگوں کو باہر سے سب اچھا نظر آتا ہے مگر اندر سب اچھا نہیں ہوتا، اپنی زندگی کی مکروہ حقیقتوں کو ہم اپنے وجود کے گھروندوں کی کچی مٹی میں دفن کر لیتی ہیں، دنیا کو ہمارے گھروں کی چمکتی چھتیں نظر آتی ہیں مگر ان کے صحنوں میں دفن ہمارے سکون اور خوشی کی قبریں کوئی نہیں دیکھ پاتا! وہ سمجھتے ہیں کہ ہم سے اچھے حال میں کوئی نہیں...... ہونٹوں پر مسکراہٹیں سجا کر اندر خانے ہم اپنے برے حالات کی جنگ لڑ رہی ہوتی ہیں بیٹا۔''

''سب ٹھیک تو ہے ناں رانی آپا اور نیلم آپی کے ساتھ ممانی جان!'' مجھے واقعی تشویش ہوئی۔

''ان کے ساتھ تو سب ٹھیک ہے بیٹا......بس ماؤں کو کوئی نہ کوئی فکر لگی رہتی ہے ناں ساری اولادوں کی، رانیہ کے بیٹے کا مسئلہ ہے، نیلم کے اولاد نہیں ہے اور فاطش کا تم سے کیا چھپا ہے......''

''آپ دعا کیا کریں ممانی جان ان کے لیے، ماں کی دعاؤں میں اللہ تعالیٰ نے بڑی طاقت رکھی ہے۔'' میں نے انہیں تسلی دی۔'' میں اس وقت آپ سے بنیادی طور پر یہی کہنے آیا تھا کہ آپ بیٹیوں کی فکر ضرور کریں مگر اتنی نہیں کہ اپنی فکر چھوڑ دیں۔''

''کیا مطلب بیٹا؟'' انہوں نے حیرت سے پوچھا۔'' مجھے کیا ہوا ہے، میں بالکل ٹھیک ہوں، خوش ہوں، مجھے کوئی پریشانی نہیں۔''

''وہ......'' میں ٹپٹا گیا، اس بے خبر عورت کو آگہی کے سمندر میں دھکا دینے کو بھی دل نہیں چاہ رہا تھا اور یہ بھی جانتا تھا کہ ان کا بے خبر رہنا ان کے اپنے

اعصابی بیماری

ہمارے ہاں بھلکو کو پروفیسر کہتے ہیں۔

ایک پروفیسر صاحب جب بھی بیرونِ ملک سیر کو جاتے اتنے بھلکو تھے کہ تیاری کے باوجود بیوی کو ساتھ لے جانا بھول جاتے۔ ان سے ایک بار ہم نے پوچھا آپ کی اعصابی بیماری کا اب کیا حال ہے؟

بولے۔'' ٹھیک ہے......آج کل میکے گئی ہوئی ہے۔''

مرسلہ: یاسمین اقبال، سنگھ پورہ لاہور

لیے نقصان دہ ہے۔'' وہ میں آپ کو کچھ بتانا چاہتا تھا، ماموں کے بارے میں۔'' میں نے اپنے بیگ میں سے ایک پیکٹ نکالا۔'' یہ کچھ چیزیں ہیں، میں چاہتا ہوں کہ آپ انہیں پڑھ لیں، کچھ دیکھنے کے لیے ہیں اور کچھ سننے کے لیے......'' میں شرمسار سا تھا۔'' میں بھی آپ کو یہ سب نہ بتاتا مگر میرا ضمیر مجھے سکون نہ لینے دیتا اگر میں آپ کو آپ کی زندگی کے اس خطرے سے آگاہ نہ کرتا۔''

''کیا ہوا تمہارے ماموں کو، کوئی ایسی خطرناک بیماری ہے کیا ان کو؟'' میں ان کی فکر جان کر اور بھی شرمندہ ہوا۔'' اس میں تو سی ڈی وغیرہ ہیں۔'' وہ حیران تھیں۔'' کیا ہے یہ سب؟''

''یہ سب آپ کو کمپیوٹر پر دیکھنا ہوں گی۔''

''مگر میں تو کمپیوٹر سے زیادہ واقف نہیں...... کوئی آن کر دے، کوئی اسکائپ وغیرہ پر بات کروا دے، مجھے تو اپنی ای میل بھی خود نہیں کھولنا آتیں!'' انہوں نے انکشاف کیا۔'' میں فاطش سے کہوں گی کہ وہ مجھے لگا دے گی۔''

''ہرگز نہیں......'' میں نے پیکٹ ان کے ہاتھ

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

سے لے لیا۔" کوئی اور نہیں، صرف آپ اس کو دیکھ سکتی ہیں، ورنہ بات بہت بڑھ جائے گی۔"

"پھر اور کون دکھا سکتا ہے مجھے......؟" انہوں نے سوال کیا۔

"میں کسی اور وقت لے کر آجاؤں گا، جب ماموں کہیں باہر گئے ہوئے ہوں تو۔ آپ کو لگا کر دے جاؤں گا، آپ تسلی سے سب دیکھ لیں۔"

"اب تو میں تجسس سے مری جا رہی ہوں، انتظار نہیں ہو گا مجھ سے۔" وہ بیچاری جانے کیا سمجھ رہی تھیں جو تجسس سے مر رہی تھیں۔ "کتنی دیر لگے گی یہ سب دیکھنے میں؟ ہم کہیں باہر چلے چلتے ہیں۔" میں انہیں کیا وقت بتا سکتا تھا، عمریں بھی لگ سکتی تھیں، وہ دماغی شاک میں بھی جا سکتی تھیں، صدمے سے چیخنا چلّانا بھی کر سکتی تھیں، دکھ برداشت نہ کر سکتیں تو دل پھٹ سکتا تھا ان کا، میں چاہتا تھا کہ وہ تنہا ہوں، میں بھی ان کے ساتھ بیٹھ کر وہ سارے شرمناک ثبوت نہیں دیکھ سکتا تھا۔

"باہر نہیں......" میں نے فوراً کہا۔"...صرف گھر پر ہی آپ یہ دیکھ سکتی ہیں۔"

"کیوں ان میں کیا ہے ایسا...... اگر یہ کوئی ایسی ویسی سی ڈیز ہیں تو تم مجھے کیوں دکھانا چاہتے ہو، میرے لیے ان کا دیکھنا اتنا ضروری کیوں ہے...... ایسا کیا خطرہ ہے میری زندگی کو ان سے؟"

"ممانی جان......" میں نے گہری سانس لے کر کہا۔ "آپ اپنے گھر کے گارڈز کو بتائیں کہ وہ گیٹ کو اندر سے لاک کر دیں، ماموں بھی آئیں تو گیٹ کھولنے سے پہلے آپ کو کال کریں، اندر کے ملازمین کو بھی گھر سے باہر بھجوا دیں یا انہیں باہر کوئی نہ کوئی کام بتا دیں......"

"اندر کیا صرف میں اور تم ہوں گے؟" انہوں نے خالی، خالی نظروں سے مجھے دیکھا۔

"جی!" میں نے جواب دیا۔ "میں کال کر کے چھٹی کے لیے کہتا ہوں، تب تک آپ!"

"تم جانتے ہو کہ جب تک تمہارا اور صدف کا نکاح نہیں ہو جاتا، میں اور تم نامحرم ہیں، میں کسی نامحرم کے ساتھ اس طرح کیسے اپنے گھر میں تنہا ہو سکتی ہوں؟" انہوں نے کہا۔ "معذرت چاہتی ہوں بیٹا مگر میں ہر لحاظ سے یہ نامناسب سمجھتی ہوں...... تمہیں بھی ہمیشہ ایسے معاملات کا خیال رکھنا چاہیے، اپنی عزت کی حفاظت صرف عورتوں پر ہی نہیں بلکہ مردوں پر بھی لازم ہے......" وہ اپنی آواز کو حتی الامکان دھیما رکھنے کی کوشش کر رہی تھیں مگر نہ کر سکیں اور میں پھٹی، پھٹی آنکھوں سے اس عظیم عورت کی احتیاط پسندی کو دیکھ رہا تھا جس کا شوہر دنیا میں ہر جگہ منہ مارتا پھر رہا تھا...... میرے دل و دماغ میں جنگ ہونے لگی۔

☆☆☆

"دنیا کیا کہے گی عمر؟" میں نے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔ "آپ سے ایسی بے احتیاطی کی امید تو نہ تھی مجھے۔"

"کیا کہے گی دنیا؟" عمر کے لہجے میں ناراضی تھی۔ "میں نے کبھی دنیا کے کہے کی پروا نہیں کی، وہی کرتا ہوں جو میرا دل چاہتا ہے...... اور مجھ سے کوئی بے احتیاطی نہیں ہوئی، اپنی بے وقوفی کا مداوا کرنا چاہتا تھا جو مجھ سے سرزد ہوئی تھی اماں کی بات مان کر۔"

"اماں تو اب بھی ناراض ہو سکتی ہیں آپ سے اور یہ بھی کہہ سکتی ہیں کہ اسے......" عمر نے میرے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔

"مجھے صرف یہ بتاؤ نیل......" انہوں نے سرگوشی کی۔ "تم اس پر خوش ہو کہ نہیں...... اور اس خوشی کے صدقے میں مجھے معاف کر دو گی کہ نہیں کہ میں نے اتنے برسوں کے بعد اس خوشی کا حق دیا ہے۔" عمر کی آواز جذبات سے لرز رہی تھی۔

"میری خوشی......" میری آنکھیں نم ہونے لگیں۔ "میں ابھی تک اس اندیشے میں مبتلا ہوں عمر کہ یہ سب غلطی سے ہوا ہے اور یہ بھی سوچ رہی ہوں کہ اماں کو علم ہو گا تو وہ ہمیں اس سے چھٹکارا پانے پر مجبور کریں گی، انہیں اپنی نسل میں ملاوٹ گوارا نہیں ہے۔"

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

''تھوڑی دیر کے لیے اماں کی باتوں کو بھول کر اس خوشی کی بارش میں بھیگ جاؤ نیل پیاری......'' انہوں نے مجھے کندھوں سے تھاما۔ ''کوئی ملاوٹ اور کھوٹ نہیں اس میں، یہ میری اور تمہاری اولاد ہے جان!'' میں نے اپنا سر ان کے کندھے پر ٹکا دیا، مجھے اس وقت جس سکون کا احساس ہوا تھا، اس سے میری روح عمر کے ساتھ گزارے سارے برسوں کے کسی پل میں بھی آشنا نہ ہوئی تھی۔

''آئی لو یو عمر!'' میں نے دل سے اعتراف کیا۔

''وہ تو میں جانتا ہوں جان!'' انہوں نے ہنس کر کہا۔ ''زبان سے اعتراف کوئی نہ کرے مگر محبوب کو محبت کی خوشبو تو پہنچ جاتی ہے، جیسے میں تمہیں بتاؤں یا نہ بتاؤں، تمہیں علم ہے کہ عمر نے زندگی میں جسے سب سے زیادہ چاہا ہے وہ تم ہو، تمہیں چاہے جانے کے پہلے لمحے سے لے کر آج تک میری چاہت میں کوئی کمی نہیں آئی...... میں نے پوچھا ہے کہ تم خوش تو ہو؟''

''میں بہت خوش ہوں عمر......'' میں نے سر جھکا کر کہا۔ ''اس کے بعد کسی اور چیز کی طلب نہ رہے گی مجھے۔''

''تم بہت قناعت پسند ہو نیلم!'' انہوں نے جواب میں کہا۔ ''ساری بات اس پر منحصر ہے کہ میری طلب پوری ہوگی کہ نہیں۔''

''میں سمجھی نہیں؟'' میں نے نظر اٹھا کر ان آنکھوں میں جھانکا جہاں پیار کا سمندر ٹھاٹھیں مار رہا تھا۔

''مجھے بیٹی کی طلب ہے نیل...... تمہارے جیسی بیٹی کی، اتنی ہی پیاری اور اتنی ہی ذہین، اگر پہلی بار میری خواہش نہ پوری ہوئی تو کم از کم ایک چانس تو اور لینا ہوگا ناں۔'' ان کے لہجے میں شوخی اور شرارت تھی۔

''اس عمر میں ہم بچے پیدا کرتے بہت اچھے لگیں گے عمر...... اب بیلی کی شادی ہو رہی ہے، کل کو اس کے بچے ہوں گے، لوگ کہیں گے پرانے زمانے کی ماؤں کی طرح بیلی کی ماں بھی اس کے ساتھ، ساتھ بچے پیدا کر رہی ہے۔'' میں نے مصنوعی ناراضی سے کہا۔

''دلیل میں تو آج تک میں تم سے نہیں جیت سکا نیلم!'' عمر ہنسے۔ ''ویسے تصور کرنے میں خیال برا نہیں۔''

''میں باز آئی ایسی بچکانہ حرکتوں سے۔''

''اچھا...... بچے پیدا کرنا بچکانہ حرکت ہوتی ہے؟'' انہوں نے اچھا کو خوب کھینچ کر کہا۔ ''مجھے تو معلوم ہی نہ تھا......''

''عمر!'' میں نے اپنا منہ اپنی پناہ گاہ میں چھپالیا۔

''جانِ عمر......'' انہوں نے کہا۔ ''اچھا وہ کچھ کرو ان مجنوں صاحب کا، ان کے جانے میں تھوڑے سے دن رہ گئے ہیں۔''

''ہاں وہ میں نے اور ناہید آپی نے سوچا ہے کہ خریداری کے بہانے ہم فاطش کو ساتھ لے لیں گے اور ان کی کہیں ملاقات تو کروائیں تنہائی میں۔ پھر دیکھتے ہیں کہ مجنوں صاحب اپنا کیس کس طرح پیش کرتے ہیں۔''

''اب تم ذرا شاپنگ پر کم جایا کرو نیلم، احتیاط کرو......'' عمر نے تشویش سے کہا۔ ''ہاں!'' وہ رکے۔ ''ایک اور بات، یہ اہم خبر ابھی صرف میرے اور تمہارے بیچ رہنی چاہیے، امید ہے کہ مجھے اس کی وضاحت کرنے کی ضرورت نہیں، صرف میں اور تم، کوئی تیسرا نہیں۔''

''سمجھ گئی۔'' میں نے سر ہلا کر کہا۔ ''چلتی ہوں اب کال کر کے فاطش سے تیار رہنے کا کہوں۔''

☆☆☆

''آپ کے سامان کے چار آئٹم ہیں مگر آپ کے ٹکٹ پر ان میں سے فقط تین کے ٹیگ ہیں...... سامان کا چوتھا ٹیگ کیا آپ نے خود ہٹایا ہے؟'' وہ مجھ سے پوچھ رہا تھا۔ میری درخواست بلکہ میرے اصرار پر مجھے سرکاری وکیل فراہم کیا گیا تھا، وہ مجھے اسی کمرے سے ملحقہ کمرے میں ملنے کے لیے آیا تھا جس میں، میں نے جانے کتنے ہی گھنٹے قیام کیا تھا اور زیادہ تر وقت میں نے غنودگی میں ہی گزارا تھا۔

''نہیں......'' میں نے مختصراً کہا۔ ''ممکن ہے کہ میرے بیٹے نے میرے بیگ سے کوئی چیز نکالی ہو تو اس

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

سے وہ ٹیگ اتر گیا ہو، میرے بیگ میں ہی ہونا چاہیے تھا اسے!''

''ہوں......'' اس نے سمجھتے ہوئے کہا۔ ''اچھی خبر یہ ہے کہ تمہارے سامان کے تین ٹیگ نمبر اور اس چوتھے سوٹ کیس کے ٹیگ نمبر مختلف ہیں...... یہ چیز تمہارے حق میں جارہی ہے مگر مجھے حیرت ہے کہ تم نے اتنے لوگوں کی موجودگی میں اس کا اعتراف کیوں کیا کہ وہ تمہارا سوٹ کیس ہے؟''

''میرا سوٹ کیس بھی ایسا ہی تھا...... فرق یہ ہے کہ اس سوٹ کیس کے اندر کا سامان مختلف ہے۔'' میں نے پورے یقین سے کہا۔

''پولیس کو بھی اس بات پر شک ہے...... اسی لیے انہوں نے دوبارہ جہاز سے اتارا گیا سارا سامان کھلوالیا ہے، اسی طرح کے پانچ اور لوگوں کے سوٹ کیس ہیں۔''

''میرے سوٹ کیس کے ہینڈل کے ساتھ گلابی ربن بندھا ہوا ہوگا۔'' میں نے بے تابی سے کہا۔

''تو پہلے تم نے گلابی ربن والا سوٹ کیس کیوں نہیں اٹھایا؟''

''اس سوٹ کیس کا ہینڈل ٹوٹا ہوا تھا، میں سمجھی اس کے ساتھ ہی ربن بھی اتر گیا ہوگا...... کیونکہ اس کا وہی رنگ، سائز اور برانڈ ہے۔'' میں نے اپنے موقف کی وضاحت کی۔

''اللہ کا شکر ادا کرو کہ تم بچ گئی ہو...... ان مما لک کی پولیس گولی پہلے مارو اور بعد میں نام پوچھو کے موقف پر عمل پیرا ہوتی ہے، اسمگلنگ بہت بڑا جرم ہے، اللہ نے تمہیں اتنی سمجھ بوجھ دی کہ تمہیں وکیل کرنے کا خیال آ گیا۔'' اس نے مجھے معاملے کی سنگینی سے آگاہ کیا۔

''بہت شکریہ بھائی!'' میں نے اس سے کہا۔

''میں بھائی ہی ہوں آپ کا، میرا تعلق بھی پاکستان سے ہے۔'' اس نے مسکرا کر کہا۔

''اللہ تعالیٰ آپ کو جزا دے۔'' میں نے اسے دعا دی۔ جلد ہی خوش خبری مل گئی اور میرا سوٹ کیس مل گیا، متنازعہ سوٹ کیس کا ٹیگ جس شخص کے ٹکٹ پر تھا...... وہ شخص وہ تھا جو جہاز کے اندر ہی دل کا جان لیوا دورہ پڑنے سے چل بسا تھا۔ 'کیا انسان کی اوقات اور کیا اس کے اعمال......' میں نے دل ہی دل میں سوچا، غالباً جہاز کے جھٹکے کھانے سے ہی اسے اندازہ ہوا کہ اب وہ اپنے سارے ''مال'' کے سمیت ختم ہونے والا ہے، اسی صدمے سے اسے دل کا دورہ پڑا ہوگا اور وہ صدمے کی تاب نہ لاسکا۔ جانے کتنے ہی نوافل کی نیت کرلی تھی میں نے...... میں جہاں دل ہی دل میں اللہ کا شکر ادا کر رہی تھی کہ اس نے مجھے اس آزمائش میں سرخرو کیا، وہیں میں اس شخص کی آخرت کا سوچ رہی تھی' اپنے لیے دنیا میں ہم کیا، کیا سامان جمع کرتے ہیں مگر آخرت کے لیے ہاتھ خالی ہوتے ہیں۔

چند اور مشکل گھنٹے اور خدا، خدا کر کے ہمیں دوبارہ اگلی پرواز میں سوار کروا دیا گیا۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ عابد نے پاکستان فون کر کے مما سے پوچھا ہو میرے پہنچنے کے بارے میں، میرے دل میں خیال آیا، عابد سے کال کر کے پوچھ لینا چاہیے تھا۔ جہاز پاکستان کی طرف محو پرواز تھا اور میں چشم تصور میں اسی وقت پاکستان میں تھی، اپنی مما کی بانہوں میں......

''مما!'' میں نے سرگوشی کی۔

☆☆☆

نیلم اور ناہید آپی کے ساتھ خریداری کرتے، کرتے میں نڈھال ہوگئی تھی، عرصے سے اس طرح خریداری نہیں کی تھی، اپنی ضرورت کی چیز لینے کا میرا اپنا انداز ہے، مطلب کی ایک دو دکانوں پر جا کر جلد ہی اپنے لیے مطلوبہ چیز کا انتخاب کر کے فارغ ہو جاتی ہوں۔ ہم ملازمت کرنے والی سب عورتوں کا عموماً خریداری کرنے کا یہی طریقہ ہوتا ہے، شادی کی خریداری اور وہ بھی لڑکے کی ماں کی اور لڑکی کی ماں کی، مقابلہ سخت تھا، مجھے بھی وہ بار، بار اصرار کرتی رہیں کہ میں کچھ لے لوں مگر میں نے انکار کر دیا، کسی چیز کی

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

ضرورت ہی نہ تھی۔

''حیرت ہے لڑکی، تم کس طرح کی مٹی سے بنی ہوئی ہو، ہم تو کچھ نہ لینے جائیں تب بھی دس چیزیں لے لیتے ہیں خواہ مخواہ......اور تم کس طرح اتنا کچھ دیکھ کر خود پر قابو رکھے ہوئے ہو!'' ناہید آپی نے مجھ سے سوال کیا۔

''میں بلاضرورت کچھ نہیں لیتی آپی!'' میں نے آہستگی سے کہا۔

''تم سے شادی کرنے والا تو بہت فائدے میں رہے گا۔'' انہوں نے ہنس کر کہا تو ان کے ساتھ نیلم نے بھی قہقہہ لگایا۔ جبکہ ان کا دیور جو اس سارے وقت میں ایک مجسمے کی طرح بے تاثر رہا تھا، وہ بھی مسکرا دیا۔ اس نے تمام بیگز اپنے ہاتھوں میں اٹھائے رکھے، جب ان کا بوجھ بڑھ جاتا تو بتا کر جاتا اور انہیں گاڑی میں رکھ آتا۔ بار، بار نیلم اور ناہید آپی کہتیں کہ وہ بھی کچھ لفافے اٹھالیں مگر وہ کہتا کہ خواتین بوجھ اٹھانے کے لیے نہیں ہوتیں...... مجھے اس کا عورت کے احترام کا یہ انداز بہت اچھا لگا تھا۔ اس کی بیوی کیسی خوش قسمت ہو گی۔ میں نے سوچا۔

''کافی پی جائے؟'' خریداری ختم ہونے پر ناہید آپی نے کہا تو ہم سب اسی مال کی ایک کافی شاپ میں جا بیٹھے، پیروں میں چلنے کی ہمت نہ رہی تھی۔ سجاد بھائی نے ہی کافی اور ساتھ کچھ کھانے کی چیزوں کا آرڈر دیا۔

''نیلم!'' ناہید آپی نے ماتھے پر ہاتھ مار کر تقریباً چیخ کر کہا۔ ''تبیل کی پگڑی کا کام نہیں کیا۔''

''اوہ......'' نیلم نے کہا۔ ''چلیں کافی کے بعد کر لیتے ہیں۔''

''کافی آنے میں وقت لگے گا، ہم جلدی سے ہو آتے ہیں۔'' ناہید آپی نے اصرار کیا۔

''چلیں......'' نیلم اٹھی۔ ''چلو فاطش!''

''میں بیٹھتی ہوں یہاں نیلم، میں بہت تھک گئی ہوں، آپ لوگ جاؤ پلیز۔'' میں نے مجبوری کا اظہار کیا۔

''چلو تم بیٹھو فاطش، ہم ہو آتے ہیں۔'' ناہید آپی نے نیلم کا ہاتھ پکڑا اور چل دیں، سجاد بھائی بھی کھڑے ہو گئے۔ ''تم بھی رکو سجاد، کافی...خریداری یہاں رکھی ہے، قیمتی سامان ہے، کوئی اُچکا آ گیا تو۔'' سجاد بھائی تذبذب کے ساتھ رک گئے۔

''امید ہے کہ آپ میری موجودگی سے غیر آرام دہ محسوس نہیں کریں گی؟'' ان کے باہر نکلتے ہی واپس بیٹھتے ہوئے انہوں نے پوچھا۔

''نہیں!'' میں نے دھیرے سے کہا۔ ''آپ بیٹھیں!''

''کہاں ملازمت کر رہی ہیں آپ؟'' انہوں نے سوال کیا، میں نے مختصر الفاظ میں جواب دیا۔

''بیٹا...... کیا نام ہے اس کا، ہاں اسود! کیسا ہے؟''

''جی ٹھیک ہے......'' میں نے کہا۔ ''آپ سنائیں، آپ کی فیملی کیسی ہے؟''

''میری فیملی؟'' انہوں نے میری طرف دیکھ کر سوال کیا۔ ''کون سی فیملی؟''

''آپ کی بیوی اور بیٹی!'' میں نے کہا۔

''ٹھیک ہی ہوں گی......''

''کیا مطلب، آپ کا ان سے کوئی رابطہ نہیں پاکستان آ کر؟''

''میرا ان سے پاکستان سے باہر رہتے ہوئے بھی کوئی رابطہ نہیں...... میری اور اس کی علیحدگی ہو چکی ہے، اس نے دوسری شادی کر لی ہے اور ہماری بیٹی اپنی نانی کے پاس ہے۔''

''اوہو......'' میں نے شرمندگی سے کہا۔ ''معذرت چاہتی ہوں، آپ کی ذاتی زندگی کے بارے میں مجھے سوال نہیں کرنا چاہیے تھا۔''

''کوئی بات نہیں...... میں نے آپ کے بیٹے کی خیریت پوچھی، آپ نے میری فیملی کی۔'' انہوں نے میری شرمندگی مٹانے کو کہا۔

''مجھے نہیں معلوم تھا کہ آپ کی شادی......'' میں رکی۔

''مجھے بھی یہاں آ کر معلوم ہوا آپ کی شادی کے ختم ہونے کے بارے میں۔'' انہوں نے جواباً کہا۔

''میں سمجھتا تھا کہ نیلم بھابی کی ساری بہنیں اپنے، اپنے گھروں میں خوش ہیں۔''

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

"آپ کی شادی کو ختم ہوئے کتنا عرصہ ہوا؟"
میرے منہ سے سوال پھسل گیا۔

"آٹھ سال ہو گئے ہیں......" مختصر جواب آیا، مجھے احساس ہوا کہ انہیں اس تلخ یاد میں دھکیلنا میری زیادتی تھی۔

"دوبارہ شادی کیوں نہیں کی آپ نے......؟"
پھر ایک اور احمقانہ سوال میرے منہ سے نکلا، جانے یہ نیلم لوگ کہاں رہ گئی تھیں، پگڑی کا فیصلہ ہی نہیں ہو پا رہا تھا، کافی بھی آ گئی تھی۔

"پہلے تو سوچا تھا کہ کبھی نہیں کروں گا......" انہوں نے کافی کا کپ میرے سامنے رکھا۔ "زندگی میں ہونے والا ایک حادثہ ہی انسان کو سبق سکھانے کے لیے کافی ہوتا ہے مگر اب خیال بدل گیا ہے، اب سوچنے لگا ہوں اس بارے میں۔"

"ہاں...... مرد کے لیے اکیلے زندگی گزارنا کہاں آسان ہوتا ہے......"

"اکیلے زندگی گزارنا تو عورت کے لیے بھی آسان نہیں ہوتا۔ انہوں نے جواباً کہا۔" آپ بھی تو اکیلے زندگی گزار رہی ہیں ناں۔"

"میرے پاس تو اسود ہے، میری مصروفیت بھی اور میرے مستقبل کی آس بھی۔"

"آپ بھی اپنی شادی کا سوچیں فاطش......" انہوں نے ہولے سے کہا۔ "اولاد کا سہارا چند برس کا ہی ہوتا ہے، بیٹوں کی اپنی زندگیوں کی مصروفیت ہو جاتی ہیں تو مائیں اکیلی رہ جاتی ہیں۔" مجھے اس وقت ان کی باتیں سوچنے پر مجبور کر رہی تھیں، ان دنوں مما کی طرف سے بھی کافی اصرار ہو رہا تھا۔

"ہوں......" میں نے کافی کا سپ لیا، گہری سانس لی اور اِدھر اُدھر دیکھنے لگی۔

"کوئی مخلص آدمی ملے جو آپ کا خواہش مند ہو تو اسے مایوس مت کیجیے گا فاطش......"

"خواہش مند بھی اور مخلص بھی......" میں نے طنز سے کہا۔ "اور اسے یہ بھی معلوم ہو کہ میں طلاق یافتہ بھی ہوں، ایک بیٹا بھی ہے میرا...... کس دنیا کی باتیں کر رہے ہیں آپ سجاد بھائی!"

"دنیا اچھے مردوں سے خالی نہیں ہوئی فاطش...... سب مرد اشعر جیسے نہیں ہوتے۔" انہیں میرے سابقہ شوہر کا نام بھی معلوم تھا اور اسود کا بھی جب کہ مجھے نہ ان کی بیٹی کا نام معلوم تھا نہ سابقہ بیوی کا۔

"کسی اور کو آزما کر تو دیکھیں۔" میں انہیں دیکھ کر رہ گئی۔

"آپ کو معلوم نہیں سجاد بھائی کہ اپنے سامنے لوگوں کے چہروں سے نقابیں اترتے دیکھ کر کیسا لگتا ہے کہ جن پر اسے تکیہ تھا وہی دشمن نکلے اور جب شوہر کی نظروں میں اس کی اپنی اولاد مشکوک ہو جائے تو بیوی کی نظروں میں دنیا کے ہر مرد کی مردانگی مشکوک ہو جاتی ہے......" میں نے کرب سے آنکھیں میچ لیں۔ "میں پھر کوئی جوا نہیں کھیلنا چاہتی۔"

"مجھے افسوس ہے فاطش کہ میں نے آپ کے زخم تازہ کر دیے مگر آپ دنیا کے ہر مرد سے مایوسی والی باتیں نہ کریں۔"

"کافی ٹھنڈی ہو رہی ہے آپ کی!" میں نے ان کی توجہ بٹائی۔ "یہ دونوں خواتین جانے کہاں رہ گئیں، ان کی کافی بھی بالکل ٹھنڈی ہو گئی ہے۔"

"مجھ سے شادی کرو گی فاطش؟" انہوں نے اپنا ہاتھ میرے ہاتھ پر رکھا، میں نے حیرت سے نظر اٹھا کر انہیں دیکھا۔ "میں تم سے ہمدردی نہیں کر رہا فاطش......" میں نے بے یقینی سے ان آنکھوں میں جھانکا۔ "نہ ہی میں بڑے، بڑے دعوے کروں گا!" میں نے اپنا ہاتھ ہولے سے کھینچ کر ان کے ہاتھ کے نیچے سے نکالا۔ "ہم دونوں کی کہانی لگ بھگ ایک سی ہے...... مگر اسے ہم ماضی سمجھ کر بھلا سکتے ہیں۔" میں نے چہرہ پھیر کر دوسری طرف دیکھنا شروع کر دیا۔

"مجھے تم سے محبت ہو گئی ہے فاطش...... پہلی نظر کی محبت، مجھے معلوم بھی نہ تھا کہ تمہارا ہی نام فاطش ہے جب مجھے تم سے محبت ہوئی۔ میں تمہیں اور اسود کو ہر ممکن

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

خوش رکھنے کی کوشش کروں گا اور ثابت کر کے دکھاؤں گا کہ دنیا میں مختلف قسم کے مرد ہوتے ہیں، عورت کی عزت کرنے والے بھی...... کچھ مردوں کو محبت راس نہیں آتی فاطش اور کچھ عورتوں کو عزت۔ ہم دو مختلف لوگوں کے ہاتھوں زخم کھائے ہوئے لوگ ہیں مگر ایک دوسرے کے ساتھ ہوں گے تو ہمارے زخم مندمل ہو جائیں گے۔'' میں لب بھینچے خاموش بیٹھی تھی، تھوڑی دیر پہلے تک میرا دل اس بات کا معترف ہو رہا تھا کہ کتنا مہذب اور خیال کرنے والا انسان ہے اور اب میں عجیب سے تذبذب میں مبتلا ہو گئی تھی۔

''میں جواب کا منتظر ہوں فاطش؟'' انہوں نے مجھے گہرے خیال سے چونکا دیا۔

''میں نے اس بارے میں کبھی سوچا نہیں۔''

''اب سوچ لو فاطش......'' انہوں نے اصرار کیا۔ ''میں واقعی تم سے محبت کرنے لگا ہوں اور دن یا ہفتے نہیں، میں سالوں تمہارے جواب کا انتظار کر سکتا ہوں، عمر بھر!'' اُن کی محبت میں ڈوبی آواز میری سماعتوں میں اتری۔ ''ایک بار کہہ دو کہ تم اس بارے میں سوچو گی، میں عمر بھر تمہارے جواب کا منتظر رہوں گا۔'' میرا دل پسلیوں کے پنجرے کو توڑنے لگا۔

''میں سوچ کر بتاؤں گی۔'' میں نے بہ مشکل کہا۔ ''میرے اپنے اندیشے اور فکریں ہیں......''

''ساری فکریں مجھے دے دو!''

''پتا نہیں نیلم کہاں رہ گئی ہے؟'' میں نے بہت بے چینی سے باہر کی طرف دیکھا۔

''میں نے ان کو پیغام بھیج دیا ہے کہ اب وہ لوٹ آئیں، جس مقصد کے لیے انہوں نے ہم دونوں کو تنہا چھوڑا تھا، وہ پورا ہو چکا۔'' انہوں نے مسکرا کر کہا اور میرا منہ اس مشترکہ سازش پر کھلے کا کھلا رہ گیا۔

☆☆☆

''مجھے زندگی میں اب کسی بھی نئے تجربے سے خوف آتا ہے مما۔'' میں نے مما کی گود میں سر رکھے، رکھے کہا۔ ''سیانے کہتے ہیں کہ دیگ کو چیک کرتے

میرے نسوانی حسن کا راز
بلوسم بریسٹ ڈولپنگ اینڈ ٹائٹنگ کریم (ہربل)
چھوٹی بریسٹ میں اضافہ کر کے بریسٹ کی نشوونما کو مکمل کرتی ہے
بریسٹ کی نرمی کو دور کر کے سختی لاتی ہے۔ بریسٹ کو سڈول اور خوبصورت بناتی ہے۔
Rs.250/=

قیمت =/150
چہرے کے فاضل بالوں کو ہمیشہ کیلئے ختم کرتی ہے۔
یونانی کریم
گلیسی
قیمتی جڑی بوٹیوں کے اجزاء اور عرقیات سے تیار کردہ۔ بدنما داغ دھبوں، مہاسوں کو بھی صاف کر کے رنگ گورا کرتی ہے۔

نوٹ:
آپ اگر اپنا علاج کرانا چاہتے ہیں تو انٹرنیٹ پر SKYPE آن لائن آ کر اپنا مسئلہ بتا کر دوا منگوالیں۔
اپنی صحت کے بارے میں مفت کتابچہ منگوالیں۔ 0345-7000088
کریم گھر منگوانے کیلئے رقم ایزی لوڈ کروا کر اپنا ایڈریس SMS کریں۔

خواجہ اسٹور ایمپریس مارکیٹ صدر کراچی
صدر میڈیکل اسٹور ایمپریس مارکیٹ صدر کراچی
مسلم جنرل اسٹور لیاقت مارکیٹ ملیر کراچی
ایم ایم بن لیاقت مارکیٹ ملیر کراچی
وقاص میڈیکل اسٹور الآصف اسکوائر 22 کراچی
قمری اسٹار جنرل اسٹور مدینہ چوک ریشم بازار حیدرآباد
نور علی دواخانہ کوٹ ریپڑی واکھر
ملت دواخانہ گھنٹہ گھر پشاور
خالد دواخانہ صرافہ بازار ایبٹ آباد
قدیمی چنیوٹی دواخانہ کچہری بازار سرگودھا
شامی طبی دواخانہ چنیوٹ بازار فیصل آباد
سلیم پنساری گوجرانوالہ حافظ آباد
شانی دواخانہ عمدون فریگیٹ شاہی بازار بہاولپور
محمد علی دواخانہ اسلام آباد 2278463
ایس ایس ٹریڈرز 22 علامہ اقبال روڈ لاہور
حق القیوم جنرل اسٹور ہسپتال روڈ بھکر
یو پی پنساری اسٹور ہری گیشن روڈ کوئٹہ
بادشاہ دی ہنی یو بڑ بازار راولپنڈی 051-5502903-5533528
مقیم الدین برادرز کچی گلی نمبر 1 ڈینسو ہال کراچی۔ فون 2433682 ریاض محمد 69 نیو عالمگیر مارکیٹ شاہ عالم لاہور۔ فون 042-7666264
پورے پاکستان میں گھر پر منگوانے کے لیے اور بریسٹ میں کمی یا اضافہ کے بارے میں مفت طبی مشورے کے لیے حکیم صاحب سے تمام امراض کے مشورے کی سہولت بریسٹ ... کے بارے میں معلومات اس نمبر پر حاصل کریں۔
Cell: 0333-5203553, Website: wwwdevapk.com

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
READING Section

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام کی پیشکش

یہ شمارہ پاک سوسائٹی ڈاٹ کام نے پیش کیا ہے

ہم خاص کیوں ہیں:۔

- ہائی کوالٹی پی ڈی ایف فائلز
- ہر ای بُک آن لائن پڑھنے کی سہولت
- ماہانہ ڈائجسٹ کی تین مختلف سائزوں میں اپلوڈنگ
  سپریم کوالٹی، نارمل کوالٹی، کمپریسڈ کوالٹی
- عمران سیریز از مظہر کلیم اور ابنِ صفی کی مکمل رینج
- ایڈ فری لنکس، لنکس کو پیسے کمانے کے لئے شرنک نہیں کیا جاتا
- ہر ای بُک کا ڈائریکٹ اور رژیوم ایبل لنک
- ڈاؤنلوڈنگ سے پہلے ای بُک کا پرنٹ پریویو ہر پوسٹ کے ساتھ
- پہلے سے موجود مواد کی چیکنگ اور اچھے پرنٹ کے ساتھ تبدیلی
- مشہور مصنفین کی کُتب کی مکمل رینج
- ہر کتاب کا الگ سیکشن
- ویب سائٹ کی آسان براؤسنگ
- سائٹ پر کوئی بھی لنک ڈیڈ نہیں

We Are Anti Waiting WebSite

واحد ویب سائٹ جہاں ہر کتاب ٹورنٹ سے بھی ڈاؤنلوڈ کی جاسکتی ہے

ڈاؤنلوڈنگ کے بعد پوسٹ پر تبصرہ ضرور کریں

ڈاؤنلوڈنگ کے لئے کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں ہماری سائٹ پر آئیں اور ایک کلک سے کتاب ڈاؤنلوڈ کریں

اپنے دوست احباب کو ویب سائٹ کا لنک دیکر متعارف کرائیں

WWW.PAKSOCIETY.COM

Online Library For Pakistan

Like us on Facebook

fb.com/paksociety

twitter.com/paksociety1

کے لیے اس کا ایک دانہ ہی چیک کر لینا کافی ہے!''
''دنیا میں بہت مختلف اقسام کے لوگ بستے ہیں فاطی......'' مما نے کہا۔ ''درختوں کے پات، پات میں فرق ہوتا ہے، ہاتھوں کی ساری انگلیاں برابر نہیں ہوتیں...... اللہ نے جہاں شکلوں کو مختلف بنایا ہے وہی ذہنوں اور سوچ میں بھی فرق ہے...... مجھے تو سجاد بہت اچھا لگا ہے، تمہیں چاہتا بھی ہے اور اسود کو ساتھ رکھنے پر بھی اسے کوئی اعتراض نہیں ہے، قسمت بار، بار ایسے مواقع نہیں دیتی بیٹا!''
''پھر بھی مجھے ڈر لگتا ہے مما......'' میں نے گہری سانس لی۔ ''چاہتا تو مجھے اشعر بھی بہت تھا۔ اتنا کہ اس نے مجھے گھر والوں سے بغاوت کرنے پر بھی اکسایا۔''
''وہ ایک ناسمجھ اور جلد باز لڑکا تھا، گھر والوں کی طرف سے بھی اس پر اس شادی کو ختم کرنے پر زور تھا، ایسے جذباتی لونڈوں کی محبت دودھ کے جھاگ جیسی ہوتی ہے......''
''یہی معاملہ سجاد بھائی......'' میں رکی، دل ہی دل میں ہنسی بھی آئی۔ ''ان کے ساتھ بھی ہو سکتا ہے۔''
''ایک بار اپنی مما کی نظر پر اعتماد کر کے بھی دیکھ لو فاطی!'' مما نے پیار سے کہا۔ ''میرا دل کہتا ہے کہ سجاد تمہیں اور تم سجاد کو خوش رکھ سکتی ہو۔''
''اچھا......'' میں ہنسی۔ ''یہ بات آپ اتنے اعتماد سے کیسے کہہ سکتی ہیں؟''
''جب عورت کو کسی مرد کی طرف سے واقعی محبت ملتی ہے تو وہ اسے جواباً اس سے بڑھ کر محبت دیتی ہے...... سجاد کوئی کل کا لونڈا نہیں، ایک میچور مرد ہے۔''
''میں بھی اب کالج کی طالبہ نہیں مما...... میری عمر بھی تو دیکھیں۔''
''اسی لیے تو کہہ رہی ہوں پیاری......''
''ڈر لگتا ہے مما اپنے نصیب سے...... مگر آپ کا کہا ہے تو۔''
''سب اللہ پر چھوڑ دو بیٹا!'' باہر گھنٹی کی آواز آئی، چند لمحوں کے بعد ملازمہ کوثر ہانپتی ہوئی اندر آئی۔
''وہ جی...... وہ آئی ہیں بڑی باجی!'' وہ بوکھلائی ہوئی تھی۔ ''میں صاحب جی کو بھی بتاتی ہوں۔'' کہہ کر وہ اوپر اسٹڈی روم کی طرف جانے لگی۔
''نیلم آئی ہے؟'' مما نے پوچھا۔ ''اس میں اتنا پریشان ہونے کی کیا بات ہے؟''
''نہیں جی...... بڑی باجی!'' اس کے عقب میں جو چہرہ نمودار ہوا اسے دیکھ کر میں مما کی گود سے کرنٹ کھا کر اٹھی۔
''رانیہ آپی!'' میں ان سے لپٹ گئی، مما حیرت اور غالباً خوشی سے سکتے میں چلی گئیں، وہ انہیں فقط گھور رہی تھیں، مجھے مل کر آگے بڑھیں، میں نے مصطفیٰ کو ساتھ لپٹا لیا۔
''رانی......'' مما نے سسکی لی۔ ''تم اکیلی آئی ہو بیٹا؟''
''کیا ہوا مما......'' وہ مما سے لپٹ گئیں۔ ''آپ کو خوشی نہیں ہوئی؟''
''تم کچھ ٹھیک نہیں لگ رہیں مجھے......'' مما جیسے نیند میں بڑبڑا رہی تھیں۔
''ہاں مما......'' انہوں نے مسکرا کر کہا۔ ''بڑی گہری نظر ہے آپ کی۔''
''ٹھائیں......'' پورا گھر اس آواز سے گونج اٹھا، ہم سب نے چونک کر آواز کی سمت کو جاننے کی کوشش کی، کوثر پاپا کو بتا کر ابھی سیڑھیاں ہی اتر رہی تھی۔
''پاپا......'' میں چیخی، صدف بھی اس آواز کو سن کر اپنے کمرے سے بھاگ کر نکلی تھی۔ ''مما...... پاپا نے!'' میں سیڑھیوں کی طرف بھاگتے ہوئے ہذیانی انداز میں چیخ رہی تھی۔ ''پاپا...... پاپا!'' میں پہلی سیڑھی پر پہنچ کر چیخی۔ ''مما...... پاپا نے خود کو!'' میرے قدم بھاری ہو گئے...... ''ہم سب برباد ہو جائیں گے مما!''

زندگی خود بھی خاک ہوتی ہے نہ گلزار...... یہ تو اسے گزارنے والے لوگ بناتے ہیں...... اس دلدوز کہانی کا اختتام خاک ہوتا ہے یا گلزار...... یہ جاننے کے لیے اگلے ماہ پڑھیے...... آخری حصہ......

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 | PAKSOCIETY